



U32104.

Date - 8-12-05

Title - GULDASTA MASMUA SALAM 1941

creator - Muattibaz Saipul Ghulam Ali Akbar.

publisher - Shauqat (Darya).

Date - 1941

Pages - 82.

Subject - Urdu Shauqat-Majma Salamat

M.A.LIBRARY, A.M.U.



U32104



آتنا ہی ہوتا جاتا تھا اسلام سر بلند
 بشیرِ جتنا بھلے تھے خجہ کے سامنے

گلِ رستہ مجموعہ سلام ۱۹۴۱ء

بخدمتِ امام

جوسالہ منعقدہ ۱۶ فروری ۱۴۶۲ھ بمقامِ عز خانہ شاہ گنج آگرہ

بصدارتِ عالیجنابِ خاں صاحبِ نواب محمد اقبال احمد خاں بی۔ اے پی۔ ایس۔ ایس۔ جٹریٹ آگرہ
 میں
 پڑھے گئے

مرتبہ

سید غلام علی احسن وکیل سکریٹری بنیم ادب شاہ گنج آگرہ

۸۹۱۰۳۳۱-۸

Kazi Babu Saksena College

۳۲۱۰۲

۱۱/۱۱/۱۱
(۱۱/۱۱/۱۱)

بسم اللہ الرحمن الرحیم



چوتھا سالانہ مسالہ شاہ گنج آگرہ

حامداً ومصلياً وسلماً۔ الحمد للہ والمآلہ کہ بزم ادب شاہ گنج آگرہ کا چوتھا مسالہ بروز یکشنبہ ۱۹ فروری ۱۹۹۱ء مطابق ۱۸ محرم الحرام ۱۴۱۲ھ عزا خانہ شاہ گنج میں منعقد ہوا۔

صدارت کے لئے بمشورہ پیر زادہ کاجی شیخ عزیز الدین صاحب مولوی انوار الحسن خاں صاحب مولوی بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکیل، عالیجناب خاں صاحب مولوی ذاب محمد اقبال احمد خاں پی سی۔ ایس ٹی جٹریٹ آگرہ منتخب ہوئے۔ اور جناب ذاب صاحب موصوف نے منظور بھی فرمایا۔

تقریباً دو سو خط و اشعار حضرات مقامی و بیرونجات کی خدمت میں روانہ کئے گئے اور عام اطلاع بذریعہ سرفراز و حدت، انقلاب، آگرہ اخبار دیدی گئی تھی۔ تقریباً دو سو دعوت نامہ جات برائے شرکت مسالہ حکامان و رؤساء و علمائین شہر آگرہ کی خدمت میں بھیجے گئے اور عوام کی اطلاع کے لئے عشرہ محرم میں پہلی مرتبہ اور دوسری مرتبہ مسالہ سے تین روز قبل بڑے بڑے پوسٹرس کل شہر آگرہ میں چسپاں کر دیئے گئے تھے۔

حضرات شعرا بر سر درجات میں جناب سید محمد ابراہیم صاحب خلیل متھراوی جناب
 گیان پرکاش مکشرٹ ٹکڑہ آبادی سید آل نبی صاحب فقرا ایم ارشد حین صاحب
 سکریٹری بزم ادب بھرت پور جناب شوکت حین صاحب قمبر بریلوی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔
 اور مقامی شعرا میں مولوی خادم علیخان صاحب اختر جناب ٹکڑہ صاحب رحمتا، منشی
 بالکشن واس صاحب باغ۔ جناب حکیم اسحاق خان صاحب رسوا مولوی شتاق حین صاحب شوق
 چاندپوری پریڈنٹ سیما بلری سوسائٹی اگرہ۔ جناب شکر لال صاحب وقا۔ جناب
 پنچمی زاین صاحب سنجابی۔ لے سید مصطفیٰ حین صاحب مصطفیٰ سید ابوالہادی صاحب
 مصطفیٰ حاجی علی محمد خاں صاحب ندرا اکبر آبادی وید علی حین صاحب غدلیب قابل ذکر ہیں۔
 جناب علامہ سید ابوالحسن صاحب جرم غلام غلامی سید محمد اسماعیل صاحب منما
 روہاسی۔ کنور سید قاسم علی خاں صاحب شیم پندرانی مولوی ولی الدین صاحب فتح پوری
 و سید شیر حین صاحب حکیم فیض آبادی نے اپنی معذوری شرکت سے تحریر فرمائی اور سلام
 بغرض سالہ بھیجے تھے جو کہ پڑھے گئے۔

حضرات شرکایان سالہ میں حاجی مولوی انعام علی صاحب عباسی انجمنیر۔ سوامی
 دشوان صاحب و جناب مفتی احتشام اللہ صاحب شہابی۔ جناب طاہر فاروقی صاحب پروفیسر
 اگرہ کالج بیٹھالہ دین صاحب تاجو جرم۔ جناب خورشید حین صاحب انجمنیر مسٹر ابن جن
 زبیری۔ بی۔ لے۔ ایل ایل بی وکیل۔ سید مصطفیٰ حسین صاحب ڈپٹی کلکٹر۔
 میر فیاض احمد صاحب وکیل بھرت پور مفتی احتشام علی صاحب۔ و مولوی منظور الزماں صاحب

فاردنی اسٹنٹ کمیکل ایگز انر۔ جناب سید محمد رضی صاحب بی۔ اے۔ حاجی سید ناصر علی صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ نر۔ سید آل مصطفیٰ صاحب تحصیلدار اینٹنر۔ سید علی جان صاحب متولی وقف۔ حاجی میر نواز علی صاحب۔ جناب خلیل الدین صاحب بن دار موضع مو۔ مولوی نعیم الدین احمد صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ مولوی کلیم الدین صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل بی۔ مولوی سعید احمد صاحب صدیقی بی۔ اے۔ ایل ایل بی وکلا۔ سید بشیر حیدر صاحب تحصیلدار اینٹنر۔ مولوی عبدالحمید خاں صاحب ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اینٹنر وغیرہ وغیرہ خاص طور پر قابل تذکرہ ہیں۔

حاضرین کی تعداد کسی حالت میں ایک ہزار بارہ سو سے کم نہ تھی۔ تمام عزراخانہ بھرا ہوا تھا۔ اس سال کی جگہ کی وجہ سے عزراخانہ میں زمانہ انتظام نہ تھا۔ بلکہ عزراخانہ کے عقب والے سید محمد طیب صاحب کے مکان میں زمانہ انتظام تھا۔ اندرون مکان لاؤڈ سپیکر کا انتظام کیا گیا تھا۔ اگر وہ میونسپلٹی سے ریڈیو، مائیکروفون ولاؤڈ اسپیکر جناب چیرمین صاحب کی ہربانی سے مل گئے تھے۔ جس کے ہم نہایت شکر گزار ہیں۔ ساڑھے دس بجے مسالہ تلاوت کلام مجید سے شروع ہوا۔ مولوی عبدالحمید صاحب نے بخش الحاقی تلاوت کلام مجید فرمائی اور سامعین نے کھڑے ہو کر سنا۔ پریسڈنٹ صاحب یسب عدیم الفرصتی اس وقت تشریف نہ لاسکے۔ چونکہ سلام بہت زیادہ تھے۔ اس لئے مولوی سید محمد رضی صاحب بی۔ اے۔ سابق ہیڈ ماسٹر اسلامیہ اسکول اٹاوا وہ سب رجسٹرار اینٹنر صدر تجویز ہوئے۔ ڈیڑھ بجے تک سلاموں کا سلسلہ

جاری رہا۔ اور آدھ گھنٹے کے لئے بغرض نماز و حائض ضروری مالمہ بند کر دیا گیا۔ اس درمیان میں باہر کے حضرات شعراء و سامعین کو کھانا منجانب بزم ادب کھلایا گیا۔ اور عوام کی تواضع چار سگریٹ۔ پان و حقہ سے کی گئی۔

ٹھیک دو بجے دوسری نشست شروع ہو گئی اور جناب پریسیڈنٹ صاحب بھی تشریف لے آئے۔ ۱۶ فردوسی سالگہ کو اتفاق سے یو۔ پی میں یوم تعلیم تھا۔ اس لئے تمام افران و مدرسان پروفیسر صاحبان یوم تعلیم کی وجہ سے وہاں مصروف تھے۔ اور خیال کیا جاتا تھا کہ یہ جلسہ بزم ادب ہے اور زیادہ تر شعبہ تعلیم کے حضرات شریک ہوتے ہیں یہ جلسہ مالمہ کامیاب نہ ہو سکے گا۔ لیکن مجمع اس قدر کثیر تھا۔ اور سلام اس قدر لغزاد میں تھے کہ کل پڑھے بھی نہ جا سکے۔

جناب صدر بمشکل دو گھنٹے کے لئے تشریف لائے تھے۔ اور ان کو دوسرے جلسوں میں جانا تھا۔ لیکن اس سال کا مجمع اور شعراء کی تعداد اور عمدہ کلام نے پریسیڈنٹ صاحب کو مجبور کر دیا اور وہ ۶ بجے شام تک یعنی ۴ گھنٹہ جلسہ میں رہے اور کلام سنتے رہے۔ آخر میں فرمایا کہ میں نہیں سمجھتا تھا کہ اگر وہیں ایسے ایلے شعراء ہیں اور جلسہ ایسا ہوتا ہے۔ اس جلسہ کو ترقی دینی چاہئے۔ اور مشورہ شعراء بھی باہر سے اس جلسہ میں مالمہ کے لئے بلائے جایا کریں۔

جناب پریسیڈنٹ صاحب بسبب انتظام محرم و دیگر کارہائے سرکاری کوئی تقریر نہیں تیار کر سکے۔ لیکن جو کچھ جناب نے فرمایا وہ ایسا مکمل اور جامع ہے

کہ اس کو جس قدر بڑھایا جائے بڑھ سکتا ہے۔ بلکہ غور کیا جائے تو پوری تقریر ایک مجلس ہے۔ جو ہمت افزائی میری جناب صدر صاحب نے فرمائی وہ قابلِ بیان نہیں۔ یہ بھی آپ نے فرمایا کہ ہر طرح کی اعانت کے لئے میں تیار ہوں۔ اور دیگر حامدین اگر وہ کو بھی ترغیب دوں گا۔ آئندہ سال چونکہ تیرہ سو سال اس سانحہ کو بھلا کر ہو جائیں گے اس کو الٹا دیا سالہ کیا جائے اور مثلاً میرا شعر آئندہ سال مدعو کئے جاویں۔ جناب نے جو مختصر تقریر فرمائی وہ حسبِ ذیل ہے۔

—x—

خطبہ صدارت عالیجناب خاں صاحب جناب امجد قبال احمد خاں

نی اے۔ پی بی سی۔ ایس ٹی مجسٹریٹ اگرہ

حضرات! میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے آج مجھ کو یہ عزت بخشی ہے۔ حضرت امام حسینؑ کی لائف دو پہلو رکھتی ہے اور ایک بہترین مسلم کی لائف کا نمونہ ہے۔ آپ کا رتبہ اور آپ کی قربانی دونوں پر غور فرمائیے۔ اور درود پڑھئے۔ عرب کا رگستان۔ گرمی کا موسم۔ پیاس کی شدت۔ دشمنانِ اہلبیت کی شرارتوں میں صفت بہ چراغِ امامت کو گھل کرنے پر آمادہ۔ آدھ سرور کا ثنات کے جگر پارہ حضرت علی رضیؑ کی آنکھوں کا تارہ اور خاتونِ جنت کے لعل سیدنا امام حسینؑ کی روز کے بھوکے پیاسے مقابلہ کے لئے میدان کا زار میں

جام شہادت پینے کے لئے تیار۔ بارغ محمدیہ کا بہترین غنچہ جو بنی کی گود میں پلا اور
دویش بنی پر بیٹھا وقت عبادت جب آپ کی کمر پر سوار ہوا تو سجدہ سے سر نہ
اٹھاتے تھے۔ جس کا جھولا ملائکہ ہلاتے تھے۔ اور جن کے لئے غیب سے
سرخ جوڑا آیا تھا۔

آپ کے عزیز و اقارب شربت شہادت نوش فرما چکے ہیں۔ حتیٰ کہ شیر خوار
صاحبزادے حضرت سیدنا علی اصغر تیرکھا کر آپ کی گود میں شہید ہو چکے ہیں خیمہ
اطہر میں معصوم بچے پیاس سے بنیاب ہیں۔ پانی موجود ہے۔ اعدا کی طرف
سے اعلان کیا جاتا ہے۔ آپ یزید کی بیعت قبول فرمائیں۔ تو آپ کو پناہ مل سکتی
ہے۔ ورنہ دیگر شہیدوں کی طرح شہید کر دیا جائے گا۔ آپ امت نانا جان کی خاطر
بیعت کرنے پر ہرگز راضی نہ ہوئے۔ راضی برضا ہے۔ اگر آپ بیعت یزید قبول فرما لیتے
تو حضرات اسلام کا کیا حشر ہوتا۔

صاحبانِ اولاد اپنے دل پر ہاتھ رکھیں اور غور فرمائیں کہ یہ قربانی کتنی بڑی
قربانی تھی۔ یہ واقعہ اتنا بڑے آفرینش سے اب تک اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ اس واقعہ سے
حضرت سید الشہداء کے ایتار استقلال، صبر، محبت اور بہا درمی کا پورا ثبوت
ملتا ہے۔

حیدر کی زندگی میں ہر مسلم کی زندگی کا راز پنہاں ہے۔ آپ کے بنی کا لاڈ لاؤ اسے
آپ کی دہ سے قربان ہو جاتا ہے۔ حبیب خدا کا محبوب خاص اپنے نانا کی محبت کا حق یوں

ادا کرتا ہے۔ ان کے بارغ امت کو اپنے خون سے پہنچ کر ہر کرتا ہے۔ وہ دل نہیں جس میں آپ کی محبت نہ ہو۔ وہ سینہ نہیں جس میں آپ کی الفت نہ ہو۔ مسلمانوں کی نجات کا ذریعہ محبت جیئن ہے۔ اپنے دل میں ان کی محبت بڑھائیے۔ اور سالہ کی ترقی میں کوشاں رہئے۔

سائے چھ بجے تک جناب صدر صاحب سالہ میں رہے۔ چونکہ کام ضروری تھا۔ اس وجہ سے پریسیڈنٹ صاحب تشریف لے گئے۔ اور جناب مولوی نظام الدین صاحب چشتی وکیل صدر منتخب ہوئے۔ جناب وکیل صاحب موصوف تا اختتام سالہ یعنی آٹھ بجے تک رہے۔ اسی وقت سالہ ختم ہوا۔ اس قدر حضرات شرعاً آئے تھے کہ بعض حضرات کو موقع پڑھنے کا نہ مل سکا۔ اگر وہ جلد نہ چلے جاتے تو ضرور ان کو بھی موقع مل سکتا تھا۔

امال اس سالہ میں صرف سیارہ افتخار جیئن صاحب نے میرا ہاتھ بٹایا۔ مسیّد مصطفیٰ جیئن صاحب جو اس سالہ کے روح رواں ہیں۔ عرصہ سے علیل ہیں۔ لیکن باوجود اس علالت کے بھی جناب نے سلام تصنیف فرمایا گو پڑھنے کی طاقت نہ رکھتے تھے اس لئے آپ نے اپنے شاگرد رشید مصطفیٰ سے اپنا سلام پڑھوایا۔ اس سال ان کا فوٹو سالہ کے ساتھ شائع کیا جاتا ہے۔

جناب حاجی پیرزادہ شیخ عزیز الدین صاحب بھی خاص مستحقِ شکر یہ ہیں کہ سالہ میں برابر ہمدردی کا اظہار فرماتے ہیں۔ چنانچہ اس سال بھی انتخابِ صدارت میں

مدد دی اور باوجود علالت اور بیمار ہونے کے سالہ میں شرکت فرمائی۔

جناب حاجی علی محمد خاں صاحب ندوۃ السیّدین مفتاحِ رحیمین صاحب نے سالہ کے دن شہر کے ترتیب دینے میں بڑی محنت و جانفشانی سے کام لیا۔

سیّد لیاقت حسین گبول دہلوی جناب حن مصطفیٰ صاحب ممبرانِ بزمِ ادب نے انتظام چائے اور جلسہ میں تقسیم سگریٹ و بیڑی کا خاص طور سے انتظام کیا۔ کسی صاحب کو کسی قسم کی شکایت کا کوئی موقع نہ ملا۔

انجمن ہندویر جب سے سالہ شروع ہوا ہے۔ جلسہ کے تمام انتظام میں مدد دیتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی تمام کام بہت اچھا انجام دیا۔ تقسیم پان اور جو توں کا انتظام ایسا تھا کہ ہر شخص راج تھا۔ جناب سیّد علی مقدس صاحب ایم۔ اے۔ پریٹینٹ و سگریٹری سیّد حسین احمد صاحب جعفری و جنرل سگریٹری سیّد ابراہیم صاحب مسیحی مبارکباد ہیں کہ ان کی سرکردگی میں ان کے ممبران صاحبان سیّد علی اقدس ربہ۔ رفعت حسین۔ سیّد محمد رشید۔ سیّد احسن عباس جعفری سیّد تصدق حسین۔ سیّد ہاجر حسین۔ سیّد امیر اختر۔ سیّد عابد حسین۔ سیّد منظر عباس۔ سیّد المنذرین۔ سیّد آل السین وغیرہ وغیرہ نے تمام کام بہت خوش اسلوبی سے انجام دیا۔ اور سب مسیحی شکر یہ ہیں۔

تقسیم اشتہار میں انجمن یحییٰ نے بھی کچھ کام کیا جس کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ جناب بشیر الدین خاں صاحب مالک شمس مین پریس خاص طور پر مسیحی شکر یہ ہیں کہ جناب نے سال گذشتہ اور اس سال پوسٹرس کی چھپائی نہیں لی۔ صرف کاغذ کی قیمت لی۔

چونکہ تعداد سلاموں کی اس سال بہت بڑھ گئی تھی۔ لہذا چیدہ چیدہ اشعار چھاپے گئے ہیں۔ اور سلاموں میں سے بارگاہ اشعار سے زائد کسی صاحب کے نہیں شائع کئے گئے ہیں۔ کسی صاحب کے کلام میں کوئی تغیر و تبدل نہیں کیا گیا۔ ہر شاعر اپنے کلام کے ذمہ دار ہے آخر میں ان حضرات سے معافی کا خواہش کیا ہے۔ جو نہ سالہ میں شریک ہوئے اور نہ اپنا سلام قبل سالہ بھیجا بلکہ سالہ کے دس بارہ دن بعد اور بعض حضرات نے تو بین دن بعد سلام بغرض شامل کئے جانے کا دستہ بھیجا وہ اس مجموعہ میں نہیں شامل کئے جاسکے۔ وہی سلام شائع ہو سکتے ہیں جو قبل سالہ سکرٹری کے پاس پہنچ جائیں یا سالہ میں پڑے جائیں۔ کل سلام اور نظمیں تعداد میں ۱۲۸ ہیں۔

احقر ز من :- سید غلام علی احسن

سکرٹری بزم ادب شاہ گنج آگرہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مصرع طرح

سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

مسالمہ منعقدہ

۱۸ محرم الحرام ۱۳۶۰ھ غواخانہ شاہ گنج آگرہ

۱۶ فروری ۱۹۴۱ء

۱۔ اختر - جناب مولوی خادم علی خاں صاحب رئیس آگرہ

سلام

کھیلاتا تھا جو رسول کے منبر کے سامنے
قبلہ ہے کائنات کا خنجر کے سامنے
خمہ ہے پنجتن کا سنخو ر کے سامنے
کیا شخصیت کسی کی ترے سر کے سامنے
خنجر ہے سر پہ جادہ حق سر کے سامنے
جاتے ہیں اب حسینؑ پیمبر کے سامنے
قرآن پارہ پارہ ہے خنجر کے سامنے
بیٹا یہ امتحاں ہے مفرد کے سامنے
لے کر چلی ہے میت اکبر کے سامنے

بسل ہے تشنہ کام ہے خنجر کے سامنے
تہنا امام ہیں صف لشکر کے سامنے
روشن بیاض دل پہ ہیں لوح و قلم کے نقش
حاصل ہے تو خلافت آدم کا اسے حسینؑ
اللہ رے مقام تقرب کے اہتمام
نوکِ سان پہ سر تن بے سر ہے بے کفن
کیا بات حق ہوئے مہد اسکے تن فگار
اصغر کو لے کے گود میں کنتے چلے حسینؑ
صغرا کا خطا سکینہ کے کیوں ہاتھ پڑ گیا

جوشِ غمِ حسینؑ میں آنکھیں ہوں بہتیرا جب ہوں نگاہِ داؤدِ محشر کے سامنے
 طغرا ہو یا حسینؑ کا سجدوں کے نقش میں سر ہو مزجِ سبطِ یمیم کے سامنے
 ہیں جس قدر مقصورِ قدرت کے شاہکار
 تصویرِ آنکی رہتی ہے اختر کے سامنے
 ۲۔ احسنِ جناب سید غلام علی صاحبِ وکیل سکر ٹیری بزمِ ادب شاہ گنج آگرہ

دلِ دردِ آشنا تیرا مدا و ابن کے نکلیں گے غمِ شیریں آئسو میا بن کے نکلیں گے
 بہتر تنِ جلو میں پیچھے پیچھے امتِ احمد حسینؑ ابنِ علیؑ محشر میں دو لہا بن کے نکلیں گے
 دیگر

اسلام کو اسلام بنانے والے تیر و تبر و سناں کے کھانے والے
 کس شوق سے راہِ حق میں جان دی لوئے روئیں گے تجھے صا زانے والے

سلام

زائرِ کھڑے ہیں یوں درجدار کے سامنے عاشقِ ہوں جس طرحِ درِ دلبر کے سامنے
 عباسؑ یوں ہیں فوجِ شکر کے سامنے حیدرؑ ہیں جیبِ قلمِ خیر کے سامنے
 جنت بھی دیکھ لیں گے جو فرصت ملی کبھی اب تو پڑے ہیں ہم درِ درد کے سامنے
 تھا باپ تو صحابیِ تراؤ نے ابنِ سعد اسلام کی نہ قدر کی کچھ زور کے سامنے
 جس نے کیا ہے قتلِ شبیبہ رسول کو کس منہ سے جائے گا پوچھنے کے سامنے

اسلام کو بچا لیا پیا سے حسینؑ نے
 کٹوایا سر حینؑ نے اس آن بان سے
 محشر میں حشر اور بیا ہو گا جس گھڑی
 شبیرؑ روتے جاتے تھے اور پڑھتے جاتے تھے
 اسلام کو بچا لیا غلبہ سے کفر کے
 اسلام ہی نہیں ترے افعال سے یزید
 قدسی یہ کہہ رہے ہیں پیمبرؐ کے سامنے
 دنیا نے سر جھکا پا کٹے سر کے سامنے
 فوج یزید آئے گی اصغرؑ کے سامنے
 صغرا کا نامہ لاشہ اکبرؑ کے سامنے
 جیدؑ نے آ کے مرجعِ غتر کے سامنے
 انسانیت بھی ہے خجل اکثر کے سامنے

احسن خدا کرے تری مٹی عزیمت ہو

مدفن ہو کر بلا در سرور کے سامنے

۳۔ اخگر۔ جناب اعتماد علی صاحب جلیسری (نوری)

کچھ بھی کہانہ مرضی داور کے سامنے
 اُن تک بھی کی زباں سے نہ الٹے نہ بھڑکتے
 یہ اور گھاٹ روک لیں پانی نہ لیتی دیں
 پیا سا شہید کر دیا اصغرؑ سا گلبدن
 دامن ہے تر مرا ابھی غم میں حینؑ کے
 سر رکھ دیا حینؑ نے خنجر کے سامنے
 بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے
 کیا جم سکیں گے سبطِ پیمبرؐ کے سامنے
 اب کیا کہو گے ساتی کوثر کے سامنے
 اخگر کہوں گا داورِ محشر کے سامنے

اختر۔ جناب سید علی مہدی صاحب اکبر آبادی

امت کا تھا خیال جو سرور کے سامنے
 جاتا ہے لیکے مشک و علم نہ رہے جری
 سر رکھ دیا حینؑ نے خنجر کے سامنے
 اب آئے کوئی تیغ دو پیر کے سامنے

چمکی جو تیغ فوجِ عدو مضطرب ہوئی
 اندر سے صبر پوئند بھی پانی نہیں پیا
 وہ شانِ دو القار وہ ضربت کہ الاماں
 جاتے ہیں ایسی شان سے اکبر پئے وغا
 یہ بھی ہما صاحبِ اولاد دیکھ لیں
 کوثر پہ جب میں گئے غلامانِ اہل بیت
 ۴۔ انوار۔ جناب انوار احمد صاحب تلمذ جناب نیکین شاہ صاحبِ کلاوی ضلع اگرہ
 بچے شہید ہوتے تھے مادر کے سامنے
 فراتے تھے حینِ سنگر کے سامنے
 سر رکھ دیا حین نے خنجر کے سامنے
 محشر پاتھا خیمہ اہل کے سامنے
 میدان میں ہم شبیہِ یمیر کے سامنے
 انوار یہ ستم کئے گل تر کے سامنے
 ۵۔ ارشاد۔ جناب ارشاد حسین صاحبِ یدی الدہلوی سکر ٹیری بزمِ ادب اردو بھر تپور
 کس ادا والے قائم رکھی آنِ اسلام
 کر گئے کام زمانے میں وہ ارشاد حسین
 کئی جان بخشی سے باقی رہی جانِ اسلام
 قطعہ
 آئینہ جمالِ یمیر کے سامنے
 حیران تھے نوجوان علی اکبر کے سامنے

ایمان کو ہم نے رکھ دیا ساغر کے سامنے
 اُن کا سر نہ زچھکے گا نہ پھر کہیں
 بیستیاں تو دیکھو غدیری کی روزِ حشر
 کیا کیا علیؑ کی تیغ نے جو ہر دکھائی ہیں
 کا فور ہو گئیں شبِ ہجرت کی سازشیں
 ابال و غوث، سالک و اقطابِ اولیا
 آلِ بنی سے بدرِ بنی ہو گیا خلافت
 ارشادِ بادہ نوش کو عثر ہیں دیکھنا

۱۰۔ ۴۔ آرزو۔ جناب عبدالرحمن صاحب اکبر آبادی

مقبول بارگاہِ خداوند ہو گئیں
 ہر اک نفس تھا معنیِ اسرارِ سبحی دی
 منظور تھی رضا نے خداوند ذوالجلال
 ۵۔ اختر جناب بید اختر حسین صاحب کٹر پری انجمن حیدری فتح پور سیکری اگرہ
 وعدہ جو ہو چکا تھا پیغمبرؐ کے سامنے
 کیا کیے اے حسینؑ ترا صبرِ آف نہ کی
 نجات کی گرفت سے چھپ کر بچے تو کیا
 اللہ رے جلالِ علمدارِ نامدار

پیتے بنی کو دیکھا جو کوثر کے سامنے
 سجے جو کرچے ہیں تودر کے سامنے
 ٹھوکر بھی اُس لنگھائی تو کوثر کے سامنے
 خذق کے سامنے کبھی غیر کے سامنے
 پیری نہ چل سکی کوئی حیدر کے سامنے
 دریوزہ گر ہیں سب حیدر کے سامنے
 خاموش تھا زمانہ پیغمبرؐ کے سامنے
 پتیا ہوا سٹے گا وہ کوثر کے سامنے

قربانیاں ہوئیں تھیں جو ہر دم کے سامنے
 تفصیل ضبط و صبر تھی تودر کے سامنے
 ہر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
 پورا کیا حسینؑ نے داد کے سامنے
 مارے گئے عزیزِ برابر کے سامنے
 جانا ہے شامِ ابھی دادر کے سامنے
 آیا نہ کوئی ایک دادر کے سامنے

دیکھیں خلیل آنکھوں سے اصغر کی نذر کو
 المڑ سے دبہہ کہ جراتے ہیں بشر آنکھ
 نکلا مثال چاند کے حروفِ شام سے
 میں آسمانِ شکر کا تانبہ بچسم ہوں
 ایشاد ایسے کرتے ہیں داد کے سامنے
 عباس نامدار کے یزید کے سامنے
 کیوں روک ٹوک کی نہ داد کے سامنے
 کیا چپکے کوئی بزم میں اختر کے سامنے

۸۔ اختر جناب محمد یوسف علیٰ خاں صاحب جلیسری

مشکل ہے لڑنا آلِ پیغمبر کے سامنے
 دولہا کی لاش لاتے تھے اور کتے تھے حسین
 سرنگے تھے کسے ہوئے بازو رس سے بھو
 پیاسے شہید کو دئے زہر ا کے لاڈلے
 اختر یہ سچ ہے موت ہی اتنی تھی اس کے
 کچھ بھی نہ کر سکیں گے وہ اکبر کے سامنے
 کیا منہ دیکھا سکوں گا میں شیر کے سامنے
 کو نہ میں پھر رہے تھے وہ ہر د کے سامنے
 اب کیا کہو گے ساقی کو تر کے سامنے
 پڑ جاتا تھا جو کوئی بھی اکبر کے سامنے

۹۔ اختر جناب سید اختر محمدی صاحب اکبر آبادی

تھے جاں نثار اس طرح سرور کے سامنے
 نااہل قدر کر نہیں سکتے کمال کی
 چمکی ہے ذوالفقار علی بھٹی کہاں کہاں
 یارب نگاہ بد سے عار کی بچاؤ
 آمت کے سچوٹانے کو شیر نے کئے
 اپنے لبو سے کہ دیا مذہب کو سرخرو
 تارے ہوں جیسے ماہِ منور کے سامنے
 جو ہر شناس جھکتے ہیں جو ہر کے سامنے
 مہرب کے سر پہ اور کبھی غر کے سامنے
 اکبر چلے ہیں شام کے لشکر کے سامنے
 مقتل میں سجدے خالق اکبر کے سامنے
 امت کا مرحلہ تھا جو اصغر کے سامنے

بچوں کی پائیاں اور وہ سرور کی سیکی
 یہ بھی نہ سوچا لشکر اعدا لے چیف ہے
 اختر میں ذکر شدہ کے عوض لوگ کا خلد کو
 ۱۰۔ اختر جناب سید امیر حسن صاحب جعفری پر سری پوٹا سطر اینا رہا
 تھی فوج شام صبح سے اکبر کے سامنے
 جانا یہ سب نے آئے پیہم سر پے دغا
 گھوڑا اڑا کے رن میں جو عباس آگئے
 پھر اچو شیر جا کے ترائی میں دم لیا
 چار آئینہ جو پہننے تھے دو ہو کے گر گئے
 مڑ کر بھی دیکھنے کی تو سمیت نہ پھر پڑی
 جائے گریز جن کو نہ آئی وہاں نظر
 شہید تھا میر فوج جو کی چار سو نگاہ
 مارچ پھٹن کے ہیں مشتاق ہشت خلد
 ۱۱۔ آزاد۔ جناب سید میرن جان صاحب ہمدانی (پیرات)
 ہوتا تھا سرخرو جو پیہم سر کے سامنے
 کہتے ہیں اس کو وعدہ وفائی کا امتیاق
 یہ تھا دھال خالق اکبر کا دل کو شوق
 خوشنودی خدا دھند کے واسطے
 ہے کفر ان کو صاحب ایمان کہنا بھی
 اللہ سے عبور دئی نہ بیٹوں کی لاش پر
 یہ ہے نماز کہتے ہیں اس کو خدا کی یاد
 دربار و اں تھا مالک کوثر کے سامنے
 جانا ہے روز حشر پیہم سر کے سامنے
 جاؤں گا جب کہ داور مختار کے سامنے
 جعفری پر سری پوٹا سطر اینا رہا
 ڈرتے ہوں جیسے ماہ منور کے سامنے
 اکبر جو پہنچے فوج مستحکم کے سامنے
 ہوش ہر پرے کے آگے گھٹکے کے سامنے
 جاں سے گیا جو آیا دلاور کے سامنے
 ٹھرانہ ایک تیغ دو سپر کے سامنے
 ردیہ ایسے بھاگے غصہ فر کے سامنے
 مضطر کھڑے تھے دلیر جیلر کے سامنے
 رخصت جو اس خیمہ تھے صفائے کے سامنے
 اختر کا رتبہ دیکھنا دلاور کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 رلنے جو آئے سبط پیہم سر کے سامنے
 زینب جگر فگار بردار کے سامنے
 سجدے میں نہ نے سر رکھنا خنجر کے سامنے

کہتے تھے شہ کہ سر کو کٹا نہ ہے فرض عین
محشر میں حشر اور قیامت کا ہوئے گا
سن سن کے ذکر شاہ کو روتی ہیں فاطمہ
آزاد کو بلاؤ شہاداں کہ یہ سلام

۱۲۔ آوا۔ جناب محمد یوسف خاں صاحب محفرومی تلمیذ حضرت وفاداری اکبر آبادی
لڑہ فلک زمین ہلی گھبرا گئے ملک
دہ بیکسی شریک قیامت بھی جس کے نفی
لے موت تو لے چھین لیا سب سکون ل
کیا جبر تھا کہ شکوہ مستم کا نہیں کیا

۱۳۔ اکبر۔ جناب ماسٹر سید اکبر حسن صاحب اکبر آبادی
شہ سسر جھکا کے شہر کے خجھر کے سامنے
کرب و بلا میں بخشش امت کی واسطے
فوج عدد پر حملہ جو عباس سٹ لے کیا
حجت تمام کر دی بتی کے نو اسے لے
اک حشر سا بیا ہوا بیچنے میں شاہ کے
افسوس ہے کہ شہ کو آئی نہ کچھ جیا
بیٹے، بھتیجے، بھانجے جب ہو گئے شہید
اکبر دعا ہے خانی اکبر سے بس یہی

۱۴۔ باغبان۔ جناب سید رضا صاحب اکبر آبادی
حر بے حسہ ملے سے یہ لشکر کے سامنے
کس منہ سے منہ دکھائیگا حشر کے سامنے
توڑا ہے آئینہ نہ کو سکندر کے سامنے

محضر پر ہر کی ہے جمبر کے سامنے
بے سر جو شاہ آس کے داور کے سامنے
مجلس میں آکے ذکر سرور کے سامنے
آکر پڑھے وہ قبر مہر کے سامنے

جب سر رکھا جین لے خجھر کے سامنے
تھی کہ بلا میں ہائے وہ سرور کے سامنے
کھتے تھے شہ یہ لاشہ اکبر کے سامنے
اکبر گرے جو گھوڑے سرور کے سامنے

ایمان سے وعدہ کرتے ہیں داور کے سامنے
سر رکھ دیا جیوں نے خجھر کے سامنے
ٹہر سے انہیں نہ شانی حیدر کے سامنے
سر اپنا رکھ کے شہر کے خجھر کے سامنے

اکبر کی لاش آئی جو داور کے سامنے
بھائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے
غم کی گھٹائیں چھا گئیں سرور کے سامنے
ملفوظ ہوں میں روئے سرور کے سامنے

یوں تھی سپاہ تیغ و دھیک کے سامنے آہو ہو جس طرح کوئی اژدہ کے سامنے
 اک عام اضطراب جہاں بجز کے سامنے کون آئے اور بجز سرور کے سامنے
 جسٹریل تھے کہ روک لیا پر کے سامنے

یہ صبر و شکیب یہ ہمت یہ حوصلہ شاہان آفرین مبارک ہو مر حبسا
 مسلم کے چھوٹے بیٹے عارث سی کیا کہ قتل شوق سے گرے مر دے جیا
 بھائی کا سر نہ کاٹا برادر کے سامنے

شیر کا نیاز نہیں جی ناز ہے جیوت میں سوز غم کی سرت کا ساز ہے
 یہ فیصلہ مال نگاہ و دراز ہے تشنہ لبی میں شانِ شہادت کا راز ہے
 پانی کی کیا بساط تھی کوثر کے سامنے

قرو جلال سبطِ پیمبر نہ پوچھے وہ عین کی نگاہ وہ تیور نہ پوچھے
 میدان میں بپا تھا جو مختار نہ پوچھے شمشیرِ آبدار کے جوہر نہ پوچھے
 اک برتن سی تڑپتی تھی لشکر کے سامنے

ابنِ زیاد شمر سنگر منائیں عید بارغِ علیؑ پہ آئے خزاں در خزاں جدید
 یونج یہ ہراس یہ ماتم یہ غمِ شدید بچے شہید پیر شہید اور جوان شہید
 کیا کیا ہوا نہ سبطِ پیمبر کے سامنے

اُئی نظر جب اپنی بڑائی یزد کو راحت کی کوئی شکل نہ پائی یزد کو
 غیرت ستم کے بعد یہ چھائی یزد کو دنیا کے گی شرم نہ آئی یزد کو
 اتنی بڑی سپاہ بہتر کے سامنے

تارِ یز کا کثات سے ملتا ہے یہ پتہ دیتی نہیں ہے ساکنہ بڑائی بدی دغا
 کچھ روز بعد غیب سے ایسی چلی ہوا جا کر یزد حمص کے جنگل میں مر گیا
 سردارِ کھن سٹے ہوئے بجز کے سامنے

کہتا تھا کوئی راحت جان کوئی نور عین کوئی پکارا دل کی تسلی جگر کے چین
آئی کسی کی سوزیہ سامان صراٹے ہیں آواز دی علیؑ نے کہ جلد آؤ لے حسین
سب انتظار کرتے ہیں کوثر کے سامنے

کیا غبان بارغ محمدؐ کا بھول تھا چاروں طرف سے لہرازل کا نزل تھا
تنگیر پہ کھلا لب سب سب بول تھا سجدوں کا عمر بھر کے یہ سجدہ حصول تھا
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے

۵۱۔ بارغ۔ جناب حکیم نشی بالکشن واس صاحب اکبر آبادی

شیخ جی چکھ لیجئے حق تعالیٰ ہی میرے جام کی آجکل بیتا ہوں میں مولا علیؑ کے نام کی
میں شرا بی ہوں مگر شیخانہ کو حیر کا قطعہ دیکھ لوئے کفر میں میرے جھلک اسلام کی
مرگئے جہل کے عدد و نامیاردیگر مل گئی خاک میں فوج کفار
سب کو بجلی کی طرح چاٹ گئی دن میں جب چکی حسینؑ تلوار

آئی نہ موت تیغ دیکھ کر کے سامنے سلام رواہ کیا نہڑتے غضنفر کے سامنے
چھایا یہ رعب روضہ سرور کے سامنے ہمت لے پاؤں توڑ دے گھر کے سامنے
خنجر لعین اٹھاتے ہیں سرور کے سامنے گستاخیاں یہ آلِ تمیمہ کے سامنے
راہ رضا سیکہ یار میں مرنا تو اب ہے بس ایک ہی خیال تنہا سرور کے سامنے
ادھار تھکے رنگے واسے شہیدوں کے خون ہے کیا شکل لے کے جائے گاداؤں کے سامنے
اس بحر معرفت کے نشا ویر حسینؑ کے ہمتا تھا کر بلا میں جو کوثر کے سامنے
فوج شعلہ کو دیدی اماں تیغ روکالی شہ موسیٰ بن سکے رہ گئے پتھر کے سامنے
ہمت کی تیغ ہاتھ میں عید و رضا کی ڈھال لڑنے حیدرؑ جاستے ہیں لشکر کے سامنے
حق تعالیٰ بہت مجھے بھی لگا رہیں ہے بارغ جب جاؤں گا میں ماتی کوثر کے سامنے

- ۱۶۔ بجا۔ جناب آغا سید محمد رضا صاحب ٹیلیگراف ماسٹر انور گنج کانپور
مرحب کا کچھ نہ بن چلا حیدر کے سامنے
کانپا جگر عدا کا لڑنے لگا بدن
سمجھا یا نہ نے شکر کو لیکن نہ سمجھا کچھ
دشت بلا میں بخشش امت کے واسطے
عباس کی کلائی میں تھا زور حیدر ہی
دو سال سے ارادہ ہے جانے کا کر بلا
لے کر سلام اپنا بٹکار روز حشر میں
۱۷۔ بہار۔ جناب غلام شبیر صاحب باغیالوی اکبر آبادی سٹیشن ماٹرجی آئی بی
تار سے جل سے ہوتے تھے اصغر کے سامنے
آیا جو شمر سبط عیسیٰ کے سامنے
طا سواد کی بھی صبح قیامت کی صبح تھی
یہ آخری اذال ہے شبیر رسول کی
سجدہ ہے کس ادا سے کیا تہنہ کام نے
دہ وقت عصر اور وہ ہنگامے بہار
۱۸۔ بہار۔ جناب سید الطاہر صاحب زیدی لکھنؤی تلمیذ حضرت شوخ اکبر آبادی
یوسف کا حق اور عیسیٰ کے سامنے
میرے گناہ حارسے زیادہ سمی مگر
جو کچھ دیا ہے اس نے اسی میں ہے دل غنی
منکر نکر قبر میں بیٹھے ہیں کیوں خوش
کثرت دہ فوج شام کی اللہ کی پناہ
- زہرہ تھا آب سانی کو تر کے سامنے
مرحب جو آگیا کہیں حیدر کے سامنے
تقریب کیا کرے کوئی پتھر کے سامنے
سر رکھ دیا حیل نے خنجر کے سامنے
کس کی مجال ہو جو غنفر کے سامنے
پر زور چلتا کب ہے مقرر کے سامنے
جاؤں گا یوں ہی داد و محشر کے سامنے
شرماتا تھا مقرر رخ اکبر کے سامنے
جن و ملک کی بھی تھی سرور کے سامنے
یا در عزیز کہتے تھے سرور کے سامنے
بعد نماز جا میں گئے کوثر کے سامنے
کعبہ سمٹ سکے آگیا سرور کے سامنے
آیا خزاں کا دور گل تر کے سامنے
ہے چاند ماند اس نہ انور کے سامنے
کچھ بھی نہیں ہیں رحمت داور کے سامنے
چھلاؤں کیوں میں ہاتھ تو لگے کے سامنے
جو پوچھنا ہو اچھے یوں جیل کے سامنے
اک بحر موجن تھا ابھیر کے سامنے

قام کی صلاۃ کو تو نے حسینؑ واہ
مشکیزہ بھر کے نعرے عباسؑ نے کہا
اصغر چلے ہیں دیں کی حمایت کے واسطے
مل کر لہو صیغہ کا گویا ہوئے حسینؑ
کیا جانے کس خیال سے محروں کو حسینؑ
اسلام کی نقاب کے لئے تھیں یہ زحمات
موت سے کر بلا کا ارادہ جو دلیں بند
۱۹۔ بیباک۔ جناب منشی شہر لال صاحب سکسینہ محل یاوی ساکری بزم ادب عمارت

اضار ہیں کچھ اس طرح سرور کے سامنے
دو گڑھے اُس کے گرد سے بس ایکٹا رہیں
اُٹھو کی طرح بھاگتے پھرتے ہیں اہل کیں
مقتل میں جُسنے جام شہادت پیا ہی تھا
سجدوں کی شان طاعت حق میں بڑھائی کو
بڑھایا ہے تو نے طرفہ ستم شمر بد گھر
لفلی میں جس کو جھولا چلا تے سٹھ جبریل
اُٹھا رہے تھے بھی پیاس کا کردہ لہیوں سے
بیباک کی دعا ہے یہ خالق سے صبح و شام

۲۰۔ پیکر۔ جناب عبدالرحمن خاں صاحب اعتماد پوری
کھینچا جو ذوالفقار کو شکر کے سامنے
سر تھک گیا جو خالق اکبر کے سامنے
فی الزار ایک واریں کر دے جو سینکڑوں

نیشرو تیر و نیزہ و خنجر کے سامنے
اب میں بیوؤں گا ساقی کوثر کے سامنے
آغوش نشہ میں فوج بد اختر کے سامنے
اس شکل سے میں جائیگا داؤد کے سامنے
روسے بہت جو زبٹ اصغر کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
چلتا نہیں ہے زور مقدر کے سامنے
صاحب سکسینہ محل یاوی ساکری بزم ادب عمارت
جیسے تارے ماہِ خنجر کے سامنے
آیا جو رن میں تیغ و دوپٹیکر کے سامنے
سیداں میں شیر بنیہ جیڈا کے سامنے
کوثر کے جام آگے بھر کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
بھائی کا سر قلم کیا خواہر کے سامنے
اندس وہ ہے نیزہ و خنجر کے سامنے
اصغر سے منہ یہ کہتے تھے لشکر کے سامنے
پونچوں میں جلد رفتہ رفتہ کے سامنے

۲۱۔ پیکر۔ جناب عبدالرحمن خاں صاحب اعتماد پوری
لہرانہ کوئی سبطِ مہم کے سامنے
اٹھا نہ پھر وہ شمر کے خنجر کے سامنے
کیا لہرے کوئی ایسے دلاؤ کے سامنے

اللہ اکبر! آخری شبیر کی مناز
شتر سے کم جو الم تھے فوج حسین میں
احبار کا میں لڑا اسے ہوں مجھ کو نہ دیکھ کر
اک مرتبہ میں وہ ہو گیا ڈوڈو الفقار
پیکر خیال کچھ نہیں روڑ نشور کا
۲۱۔ پینچتن - جناب غلام حسین صاحب اکبر آبادی تلمیذ جناب ناصح کھنوی
جھٹکے رہے ملائکہ جس در کے سامنے
آتی تھیں جب بتوں پیہر کے سامنے
بنن رسول آپ کے شہر کے سامنے
یوسف کا ذکر کیا علی اکبر کے سامنے
جینا تھی یا بیچ سبط پیہر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے جعفر کے سامنے
محبور تھی وہ مالک کوڑ کے سامنے
روباہ آسکے نہ غضنفر کے سامنے
آیا جو طوق دین کے لشکر کے سامنے
منزل کڑی تھی عابد مفسر کے سامنے
کانٹے بچھائے دین کے دہر کے سامنے
ہونچے گا جب تو سائی کوڑ کے سامنے

۲۲۔ شہناہ جناب تہا ب حسین صاحب جعفری پیرسری
کیا رتبہ تخت شاہ کا نہر کے سامنے
ذاکر ہے پھر تردید منکر نکیر کا

جو بیت و صفت مشہد میں لکھی خروہ دیتی ہے
خانہ طراز کا تیرا زچہ خانہ یا سعلے
کعبہ کو پہلے بھی تھا فضیلت یہ کہ نے دی
پڑھ کر درود شان ید اللہ کی دیکھے
کیا عہدیت ہے جس کو نصیری خانہ کہیں
کیوں اہل شریعت ہے طائفہ کڑائی کا
شمر لعلین ہو سید صا پاش پاش پر
در بار عام میں کھلے سر عترت انام
تہذیب صابر رہ حق ایسے ہوتے ہیں
۳۴۴۔ نعمتاً۔ جناب سید محمد اسماعیل صاحب ریاست بھرت پور
بترہ پور خیال میں حیدر کے سامنے
یوں انبیا ہیں ختمی پیمبر کے سامنے
ہرگز جھکے حسین نہ خضر کے سامنے
پڑھ کر درود صورت اکبر کے سامنے
باقی نہیں ہے پیش مقدمہ کے سامنے
میدان کر بلا میں خصوصیت اہل پڑی
موصاحب خرد تھا ہونا ریلوں سے دور
صبر جمیل حسن رضا شان عہدیت
وعدہ تھا ایک سر کا بہتر لے حسین
لے پاک از قدیر امت شہید حق
تھے واقف شہد رب العلام انام
لے سبط مختار ہے نمنہ غلام کی

لے گھر عطا ہوا تجھے کوڑ کے سامنے
کیا مرتبہ ہے خالق اکبر کے سامنے
کعبہ کو قبلہ کر دیا ہر سر کے سامنے
کیا پس بنایا ہے دروغبر کے سامنے
بٹھا وہ کھائے نان جوہر کے سامنے
نشر کثیر صرف بہت شکر کے سامنے
بھائی حسین ذریعہ ہو خواہر کے سامنے
شہزادیاں یزید بد اختر کے سامنے
کعبہ تباہ ہو گیا سرور کے سامنے
صاحب ریاست بھرت پور
جنت بھی چیز کیا ہے مگر گھر کے سامنے
تارے ہوں جیسے ماہ منور کے سامنے
رکھا تھا سر جناب نے داود کے سامنے
عجرائی ہوں میں سبط پیمبر کے سامنے
کاٹا سر حسین کو خواہر کے سامنے
جود رہی تھی ختم پیمبر کے سامنے
سے لوش یوں پہنچتے ہیں کوڑ کے سامنے
ہیں سجدہ ریز سبط پیمبر کے سامنے
پہونچے حرم قدس میں داود کے سامنے
کوئی بھی درجہ نہ تھے در کے سامنے
یوں سر رکھا حسین نے داود کے سامنے
پہونچے کسی طرح یہ تھے در کے سامنے

۲۲۔ مگر جناب سید آل نبی صاحب وکیل ریاست بھرتور

م بھر بو تراب دے جا رہا ہوں میں قطعہ الفت کا فتح باب کے جا رہا ہوں میں
کیا ڈر فشاہ قبر کا ظلمت کا لے تمہارے سینے میں آفتاب لئے جا رہا ہوں میں
جام شراب ناب لئے جا رہا ہوں میں دیگر کہہ کہہ کے بو تراب لئے جا رہا ہوں میں
اتنا تو ہوش ہے کہ نہیں ماسوا کا ہوش اللہ کو حجاب دے جا رہا ہوں میں

سلام

اک تیر بے اماں علی اصغر کے سامنے یہ خارِ ظلم آہ گل تر کے سامنے
شکوہ کروں گا داویرِ محشر کے سامنے بیٹھیں لاکھ فوج بہتیر کے سامنے
اپنا ہی تو نے نورِ محسوس کیا جسے ن بھتی جس کی تو ترے رخِ الوار کے سامنے
تو تیرا نور تیری شجاعت تیرے صفات آئینہ بن کے آئے عینِ سحر کے سامنے
چاہا کہ ایک اور محسوس ہو جلوہ گر دیکھا علی گو کہہ کے پتھر کے سامنے
آئینہ تو بنی کا بنی تیرا آئینہ یعنی یہ دیو لوں نور تھے حیدر کے سامنے
بابِ علوم۔ بابِ ارم۔ بابِ خلد ہے داسے درِ جہاں درِ حیدر کے سامنے
تو نور اور جو بد نظیر ہوئی پیدا کئے حسین عینِ سحر کے سامنے
چاہا سچیں۔ بنیں خط و خال ٹھہری تو آئینہ بنا رخِ اکبر کے سامنے
ہیں جاں بلب جو پیاس سے ہمیشگی مصطفیٰ شہید سر جھکا کے ہیں دلبر کے سامنے
پامال پھول ہوں اسی گلزار کے سحر آباد جو ہوا ہو عینِ سحر کے سامنے
۲۵۔ جرم۔ جناب علامہ سید ابوالحسن صاحب رحمہ اللہ دی ضلع اعظم لکھنؤ کلکتہ
اکبر کے سامنے تھا نہ اصغر کے سامنے جو مرحلہ تھا غائب مصطفیٰ کے سامنے
کثرتِ دلیل حق و صداقت نہ بن سکی لاکھوں ہوئے ذیل بہتر کے سامنے
لے کار ساز ہستی اسلام مرجبا بس تو ہی تو ہے خالقِ اکبر کے سامنے

دل ہو حسینؑ سا تو کرے طے یہ مرحلہ
اس بادشاہِ فرض شناسی کو نا زہ ہے
منزل تھی جس کی قبلہ عرفانِ کردگار
بھیرا جنہوں نے نصرتِ سبطِ بنی سے منہ
دینا کی اقیانح نہ عقبی کی فکر ہے
ڈوبے جو بحرِ الفتِ سبطِ رسول میں
لے جرم وہ نشانِ ہدایت نہیں گے کیا
۲۶ - حسن - جناب سید حسنؑ اکبر صاحب سب انس کلمہ لولیں غنیمتِ ربیہ پور
اللہ اللہ پیش خالق ہے عجب شانِ حسینؑ قطعہ انی وجن خود ملک ہمیں زید امان حسینؑ
اشکِ غم کے ہی بہانے سے ملا خلیہ بریں ہم گنگا روں پہ ہے لاریب احسانِ حسینؑ

سلام

ہے قدر اس سخن کی سخوہ کے سامنے
پڑھ کر سلام آلِ پیغمبرؐ کی شان میں
فوجِ یزیدِ شہ کے مقابل نہ آسکی
صبر و وفا کے مالک و نعمتِ رہیں حسینؑ
دیکھو دنیا لے حسنؑ کی جملہ نمایاں
موسیٰ گئے تھے طوہرِ غنم کھاسکے گریڑے
منظور تھی شفاعتِ امتِ حسینؑ کو
فرطِ الم سے آنکھوں سے آنسو کل پڑے
وعدہ و نسیانی حضرتِ شہیدؑ کی مثال
گھر مرنسی کا گھر میں خدا کے خدا کی شان

جو ہر اکھلیں گے صاحبِ جوہر کے سامنے
ہوں سرخرو میں خالقِ اکبر کے سامنے
آتے ہیں کب شغالِ غضبِ غنم کے سامنے
پائیں گے اجرِ داد و عشر کے سامنے
ہتھاب ہے نخلِ رخِ اکبر کے سامنے
جیدہ گئے تھے عرشِ پادشاہ کے سامنے
سر رکھ دیا حسینؑ لے خضر کے سامنے
شہ پہونے دن میں جب علی اکبر کے سامنے
دکھلائے کوئی خالقِ اکبر کے سامنے
بھٹکتے ہیں سب رسول بھی جس گھر کے سامنے

جنت ملی نصیب کھلے آبرو و بڑھی
 پڑھنا تم اس سلام کو فردوس میں حق
 ۲۷۔ حضور۔ جناب منشی حضور احمد خاں صاحب تلمیذ حضرت تلامذہ
 ردیا جو میں حضور اصغر کے سامنے
 مولائے ایک دار میں چورنگ ہو گیا
 آکھوں بہشت نور سے حضرت کے جب بنے
 دنیا ہی میں بہشت جو آجائے کیا عجب
 شاہان دیوبند کا بھلا انتظام کیا
 تھا شرماءوں حضرت عباس کا مگر
 آمادہ تھے جو قتل امام انام پر
 تعیل شان حکم الہی یہ دیکھئے
 حکم پر یاد ماننے کے واسطے حضور

۲۸۔ حمیدہ۔ حمیدہ خاتون بنت سید حامد علی صاحب جعفری شاہ گنج اگرہ
 بھائی کا سر قلم ہوا خواہر کے سامنے
 کی سب نے جنگ پر نہ ہوئی ایسی کامیاب
 جس وقت آئے حضرت عباس جنگ کو
 لے جرحہ خدا کی قسم وہ غضب کیا
 لاشہ نہ جائے خیمہ میں عباس کہتے تھے
 امت کو اپنی نانائی بیٹھانے کے لئے
 کیا صبر تھا حسین کا اسے شرمنا بکار
 اب روک تو قلم کو حیمہ رہے بعد بکار

حسرو فرو گیا تھا پیر کے سامنے
 جانا ہو جب کہ حضرت شہر کے سامنے
 آشکوں کی آبرو ہوئی گوہر کے سامنے
 ظالم پڑا جو تیغ دو پیکر کے سامنے
 پھر کیوں نہوں وہ اصغر و اکبر کے سامنے
 مداح صورت علی اکبر کے سامنے
 نظم جناب حیدر صفدر کے سامنے
 چوکانہ ہائے آل ہمسرہ کے سامنے
 منہ لیکے کیا وہ جائیں گے داؤ کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 برتر کوئی جھکا نہیں بدتر کے سامنے

کچھ بس چلا نہ شہر ستمگر کے سامنے
 ہنسیاں سب نے رکھ دیں اصغر کے سامنے
 میدان تھا صاف شیر دلاؤ کے سامنے
 شرمندہ شہ سچے بانو کے مضطر کے سامنے
 شرمندہ ہوں میں شاہ کی دختر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 اکبر کا دم نکل گیا سسرور کے سامنے
 سب فاطمہ کا گھر لٹا سرور کے سامنے

۲۹۔ جاہر جناب سید حامد علی صاحب جعفری انیسویں۔ ٹی ٹیجر وکٹوریہ کی سکول آف
 تھی فوج شام حسد دلا در کے سامنے وہاں بھی پیاسے رہتے تھے اے ذات
 بیٹے نے باپ سے کیا پانی کا جب سول
 نسل بنی امیہ مٹی لبس جہان سے
 دنیا نہ کر سکے گی مرقع کبھی یہ پیش
 کر دی تمام ختم شجاعت جہان کی
 کعبہ کا یہ شرف ہے کہ ہے مولد علی
 حامد نہیں ہمیں کوئی پروا لے بارغ خلد
 ۳۰۔ چیکم۔ جناب مولانا عبدالحکیم صاحب تلی جناب حاجی تدا ساجد اکبر آبادی دلا
 یوں اہل بیت سے تھے ذرخ سرور کے سامنے
 فوج پر یہ ایسی تھی اکبر کے سامنے
 کرتے ہیں نازی پہلے صنو آب تیغ سے
 نہ لے کہا یہ جنگ ہی لے ساکنان شام
 پڑھتے تھے شاہ سوار کوثر کو بار بار
 افوس فوج شام لے متقل میں بے خطا
 جا کے گی روز حشر میں کس منہ سے لے حکم
 ۳۱۔ حنین۔ جناب سید خلیل محمد صاحب ضوی اکبر آبادی (دکنوی)
 زینب یہ بین کرتی تھیں سرور کے سامنے
 عاشور کو یہ وعدہ طفلی ادا کیا
 راہ رضا پر راضی تھے اصحاب باد فدا
 رد باد جیسے شیر غضب کے سامنے
 کیا تو لے گی داود محشر کے سامنے
 سر کو جھکایا شاہ نے اکبر کے سامنے
 شاہی کلبس چلانے لگی سر کے سامنے
 ہو ایک لاکھ فوج بہتر کے سامنے
 لاؤ کسی جری کو بہتر کے سامنے
 دنیا نے سر جھکایا ہے اس گھر کے سامنے
 لیٹے رہیں گے ہم درجہ دار کے سامنے
 تارے ہوں جس طرح نہ اندر کے سامنے
 جس طرح سنگ ریزے ہوں گوہر کے سامنے
 اور پھر نماز پڑھتے ہیں خجھر کے سامنے
 لاکھوں کا آردھام بہتر کے سامنے
 سوکھی زباں سے تیر سنگر کے سامنے
 بھائی شہید کر دیا خواہر کے سامنے
 فوج یزید ساتی کوثر کے سامنے
 کیا ہم کو جانا ہو گا سنگر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خجھر کے سامنے
 جابن تار کرتے تھے سرور کے سامنے

سرننگے اہلبیت کھڑے تھے چشم تر
عباس سا جری بھی نہ ہو گا زمانہ میں
میں اور حسینؑ ایک ہیں اس کو نہ بھولنا
انسانیت کے روپ میں اعداؤں کے تھے
یہ التجا حسن کی ہے یا شاہ السن و جان
۳۲۔ چادر۔ جناب مرزا آغا کلید حیدر صاحب تعلیم درجہ ہفتم ٹیٹ جانشانی اسکول لاہور
پڑھ بیٹے سلام روضہ سرور کے سامنے
لایا حسینؑ تک خط صفرا جو نامہ بر
محشر کی زیند سے چل کر مشال تیری
بولالبد۔ ملال کہ آقا ہوا قصور
مشکل کشا کے واسطے کیجھے خطامان
گھر میں بڑی ہیں سب سے زیادہ ملول ہیں
قاسم بناؤ کیوں نہیں دیتے مجھے جواب
بالو بلائیں لینے کو پھرتی ہے بیقرار
تھی آنحضری نماز تری اسوۂ رسول
جیسا کہ یہ دعا ہے تری بارگاہ میں
۳۳۔ چیت۔ جناب منشی حبیب الرحمن خان صاحب حبشی عروت ذوی القدر بہادر قادری خانی کراچی
مشکل

یوں سرخرو ہوں دادِ محشر کے سامنے
پتا ہوں روزِ ساقی کو تڑکے سامنے
ہے پیکرِ غلی مرے ساغر کے سامنے
لڑنے قدم حسینؑ علیہ السلام کے
اکبر چلے جو فوجِ مستمک کے سامنے
یارِ بھو جیز ماں نے کہا دل کو قہام کے

مٹ ٹکے نیک راہ میں پائی ہیں رفیقین اللہ رے تشنہ کام شہیدوں کی ہمتیں
 اُ بھرے ہیں غول میں ڈوب کے کوڑے کے ساتھ
 اصغر جوتشنہ کامی میں مجروح ہو گئے انکا ائی لے کے باپ کے ہاتھوں پر ہو گئے
 بس چل سکا نہ تیسرے لشکر کے سامنے
 بدعت ہلکے کہ حق حقیقت لکھ کوئی اور باب دین کفر نہ سمجھیں تو یا علی
 نقیو پر رکھوں آپ کی منبر کے سامنے
 شوق تھا کہیں بیکس و دلیکس کا حبیب یہ جو صلہ تھا پھر بھی تو شبیر کا حبیب
 تنہا لڑے یزید کے لشکر کے سامنے

۴۴ حرمت - اہلبیت حبیب الرحمن خالصا حب عرف ذبی القدر ببادراکبر آبادی
 بھاگی تھی فوج انتقیا اکبر کے سامنے رو باہ کیا پڑتے غضنفر کے سامنے
 آلودہ خاک و خون میں نیرہ پہ ہو دہر شرمائے آفتاب بھی جس سر کے سامنے
 روکے نہ رک سکیں گے کہ عباس میں جوی مشکیزہ بھر کے لائیں گے لشکر کے سامنے
 پیاسے رہے امام غلط سر بہ سر غلط تسنیم و سلسبیل تھی سرد کے سامنے
 سجائے کے ساتھ ذوق شہادت لہو ہوئے سر رکھ دیا حسین نے غنجر کے سامنے
 ہشکل مصطفیٰ ہیں تو ہم شانِ مرتضیٰ آئے جسے گمان ہوا اکبر کے سامنے
 مسلّم دیا کہ کو فہ سے باہر نہ جاسکے تدبیر چل سکی نہ مقتدر کے سامنے
 زخمی کلا اور آنکھ میں آنسو بھرے ہوئے نئی سی لاش رکھی ہے مادر کے سامنے
 یارب وہ دن بھی آئے کہ پہنچوں میں کر بلا پڑھ لوں سلام روضہ الطہر کے سامنے
 حرمت یہ کیا کیا کہ شہیدوں کی پیاس کا افانہ چھیرا اور دل مضطر کے سامنے
 ۵۳ خلیفہ جناب سید محمد ابراہیم صاحب ضوی کر بلائی قصبہ جہان خلیفہ متعز
 سنبھل ہے گرد زلفِ معبر کے سامنے خورشیدِ مانڈ ہے رخِ اکبر کے سامنے

خم ہے ازل سے جو درجہ ذکر کے سامنے
 اوروں کا ذکر مدحتِ حیدر کے سامنے
 بیشک زور لے آئیہ بلعِ غدیہ میں
 عزت کو جو سمجھتے ہیں قرآن سے جدا
 دل میں دلا کا جوش ہے لب پر علی کا ذکر
 مجلس ہے ذیب و ذیں میں فردوس کا جو آب
 پیدا خدا کے گھر میں ہوا نفسِ مصطفیٰ
 ناز ہوں سا قیام ہی دے دیکھو مجھے
 اے حرمِ بنی کے جو دربارِ عظم میں
 کیا کہتے اسے بزمِ ہمیں دیکھ کر رسول
 حسرت یہ ہے خلیل کی یا شاہِ کربلا
 ۳۶۔ خار۔ جنابِ عثمانیت اللہ خاں صاحب باغبانوی۔ ایس۔ آئی۔ ایم ریاست دھولپور
 عباس کہہ رہے تھے یہ سردار کے سامنے
 عباس نے کہا کہ جو دم ہو تو روکتا
 آئے جو آن کے سامنے انسان کی کیا مجال
 دنیا یا شے لے شکر کھڑی بھر تو صبر کر
 دل میں خیال ادزگاہوں میں اشتباہ
 ۳۷۔ ریاض۔ جناب ریاض احمد خان صاحب نیازی ہیڈ کاسٹل ڈیپانڈی اگرہ

قطعہ

تبرِ غم دل کے قرینِ تابہ جگر آتا ہے
 مضطرب ہوتا ہوں میں یادِ شہیدانِ سوریات
 دل کا خونِ اشکِ عزابن کے ابھرتا ہے
 جب ٹرم کا مجھے چاند نظر آتا ہے

سلام

جتنا تھا کوئی خجھر اکبر کے سامنے
 جیسے قریب چاند کے ابسیا ہوا
 پیاسے تھے تین روز کے پانی نہ تھا
 تیری نگاہ حشر میں اٹھے گی کس طرح
 غشیر یا تھ میں ہے علم دوش پاک پر
 ہو کر شہد خاطر امت سے سہل کی
 جاؤں گے یہ نہ داد شجاعت دے بغیر
 کر کے شہد آل پیغمبر کو کو فیہ
 کہہ صبا جو تیرا گذر کر بلا میں ہو
 حکم خدا نہ ہوتا تو ہم دیکھتے ریاض
 ۱۳۱۔ کہ پیغمبر جناب تیرا وقت حسین صاحب رصفوی اکبر آبادی
 شرم نہ مہر و ماہ تھے اکبر کے سامنے
 جب گو د میں اجل کی گہا ثانی رسول
 بیشک شمار ہونے کو ارت بکھا سٹے
 اصغر نے پایا پانی کے بدلے جو آب تیر
 گمراہ ہے نہیں ہے جسے حبّ اہلبیت
 شبیر تیری یاد کا ہم کو صلا ملا
 بانو سے اتنی شرم تھی سبط رسول کو
 رہ میر جو کھایا بچے نے گردن پہ تیر کو

دشمن لرز رہے تھے دلاور کے سامنے
 تھی فوج شام سبط پیغمبر کے سامنے
 ہو کر شہد جاتے تھے کوثر کے سامنے
 جب آتے گا تو شمر پیغمبر کے سامنے
 عباس آئے شام کے لشکر کے سامنے
 مشکل جو آئی سبط پیغمبر کے سامنے
 زینب کے لال آئے ہیں فکر کے سامنے
 جاؤ گے کیلے داور فحشر کے سامنے
 میرا سلام سبط پیغمبر کے سامنے
 آتا ہے کون سبط پیغمبر کے سامنے
 یوسف نجل تھے اس مہ انور کے سامنے
 قاتل نے دل یکر دیا اکبر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسینؑ نے خجھر کے سامنے
 آغوش شہ سے پہونچا دے کوثر کے سامنے
 لے اس کے کون جائے پیغمبر کے سامنے
 رکھیں گے اشک شافع غشیر کے سامنے
 اصغر کی لاش لائے نہ مادر کے سامنے
 اعدائے دل بھی ہل گئے مصفر کے سامنے

۳۹۔ رہبر۔ جناب سید علی غصنف صاحب عرف بہ حسین صاحب اکبر آبادی

امت کا تھا خیال جو سردر کے سامنے
عباسی لے کے مشک سکینہ کی جب پٹل
احمد کے لاڈ لے لے یہ مٹ کر تباہ دیا
مختار میں بختوا میں گے امت کو نارسے
ہنگام عصر وہ گیا تہنا امام عصر
اے شمر بوسہ کا ہمیں نہ کر قلم
اندھے سے بیکسی کہ نہ زمین بچا سکی
رہبر گاہ میں گردیں امت کے واسطے
سرخ دیا جہاں شہزادہ نکلیں نصیب ہو
یہ رعب جید رہی تھا کہ گھبرا گئے عدد
حسرت بھی لٹ گئی مری قسمت بھی بھر گئی
دینار مٹا کے گی شہید و بنا انھیں

۴۰۔ رہبر۔ جناب شیخ قلیق شاہ اکبر آبادی قلیق محمد سرگورزا خاں صاحب نادانی اکبر آبادی

سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
تہنا حسین جب گئے لشکر کے سامنے
کنے تھے شہ یہ بانے مضطر کے سامنے
قربان ہو گئے ہیں جو سرد کے سامنے

۴۱۔ رہبر۔ جناب شیخ مفتظر صاحب رضوی اکبر آبادی قلیق محمد سرگورزا خاں صاحب نادانی

آفتاب حجاز کیا کہنا
کہ بلا ہو گئی بہشت بریں

قطعے لے سہ پاک باز کیا کہنا
واہ تیری نماز کیا کہنا

سلام

ہاتھ کا ذکر مالک کو نر کے سامنے
ایسا غلام ہے تو پھر آت کو کیا کہیں
چہرہ پو خون ملے کہا یہ حسین نے
تقریب کی کیا باد سمنہ کے سامنے
سلطان سر جھکاتے ہیں قبر کے سامنے
جاؤں گنا اس طرح سے پیسہ کے سامنے

دولت تمام اپنے زیب و ادا کے ساتھ
کائی کی طرح پھٹ گئی سب فوج ہنر سے
جب ہی تو دن میں آن کے بس مسکرا دئے
تشنہ لبی، عزیز و نکاح، فیتہ بیکہ
ابن نمبر کیا ترے پہلو میں دل نہ بھٹا
کمدوں گار آڑ سبط جی کا ہوں مدح خواہ

۴۴۔ راز۔ جناب سبط حسن صاحب زیدی سیالپوری فقیہ ری
وعدہ کیا تھا جو کہ پیسہ کے سامنے
وہ جن وہ ادائیں وہ پیشیں کلامیاں
عباس کو جو روکنا کوئی یہ بھتی مجال
یہ کج روی فلک کی یہ افتاد ہائے
خستہ جگر ہے کوئی گریباں کسی کا چاک
کہ بہ و بلا میں راز برائے بھائے حق
۴۵۔ رنہوا۔ جناب حکیم محمد اسحاق خاں صاحب اکبر آبادی
پابند و نا حضرت سجاد رسکے
کی رنہوا میری میں بھی تابدلام
قطعہ گو خستہ و سرکشہ بیداد ہے
زنجیر کی کڑیوں میں بھی آزاد ہے

سلام

میں بھرتی جین شکر کے سامنے
سو کھا ذرات ساقی کو تر کے سامنے
لڑے میں اہل شام میں اکبر کے سامنے
تھا لطیف جنگ بہتیں اگر رزمگاہ میں
ایمان کا ستون ہے کافر کے سامنے
کیا یوح کی باطن سمندر کے سامنے
اکبر کے سامنے ہیں عیسے کے سامنے
چو میں مقابلے کی برابر کے سامنے

لیکن وہاں تو لاکھوں جو انان شام تھے
 ڈرتے نہیں جو عظمت فانی کفر سے
 باقی رہا نہ شام کی راتوں میں رنگ و نور
 محو قصورات ہوں یوں واقعات میں
 مجھو ریاں تو اپنے لڑا سے کی دیکھتے
 جو لوگ سرخ از حضور خدا میں ہیں
 بیشک ہر امام نے سجد کیا گھر
 رسوا ہوئی جو پرستش اعمال روزِ آخر
 ۴۴۔ راجہ بختیار خلکو پال صاحبِ تلمیذ
 متناہی دید و وضعِ سرور کے سامنے
 تھا رعب یہ جلالِ علی کے ہنسنا کا
 ہمت نہ تھی کہ آگے بڑھیں اور اڑیں شفی
 کیا تاب کیا مجال بہلا شایموں کی تھی
 وعدہ کو نانا جان کے رن میں نہ ہادیا
 تشنہ لبی میں جامِ شہادتِ سپاہِ شوق
 پیچھے جلا نا، پیوہ کی چادر اُتار تا
 بھوکے پیاسے آلِ بنی ہو گئے شہید
 تیری جفا کا شکر و فائے حسین کا
 یہ شان ضبطِ سہمتے ہوئے کھلتے ہوئے
 لے راجہ روزِ حشر علی فاطمہ کے لال
 ۴۵۔ راجہ بختیار خلکو پال صاحبِ تلمیذ
 رگھو کر گھوٹے نازین خنجر کے سامنے
 اور وہ بھی تشنہ لب علی اصغر کے سامنے
 اعلان حق دہ کرتے ہیں خنجر کے سامنے
 اکبر کے موئے زلفِ معنہ کے سامنے
 جیسے ہے قتل گاہ مرے گھر کے سامنے
 ہوتی یہ جنگ کاشِ سیمبر کے سامنے
 جھکتے نہیں وہ دشمنہ خنجر کے سامنے
 خنجر کے سامنے نہیں دادور کے سامنے
 پڑھ دوں گا یہ سلامِ سیمبر کے سامنے
 حضرت مرزا فتح علی صاحبِ تلمیذ
 بیٹھے ہیں مست مالک کو تر کے سامنے
 لڑاں تھا چرخِ نعرہ حیدر کے سامنے
 لاکھوں کھڑے ہوئے تھے ہنر کے سامنے
 جتنے قدم جو لشکرِ حیدر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
 پانی پیانہ ساتی کو تر کے سامنے
 یہ عیب بھی ہنر تھا سنگر کے سامنے
 کیا کرتے اور مرضی داور کے سامنے
 افسانہ ہو گا داورِ محشر کے سامنے
 اصغر شہید ہو گئے گھر بھر کے سامنے
 دو لہا نہیں گئے ساتی کو تر کے سامنے
 صاحبِ تلمیذ شاہِ چشتی کراولی آگرہ
 است کو بخنوا لہا داور کے سامنے

اعدا کی تاب کیا علی اکبر کے سامنے
 امت کے خنواٹے کو داؤد کے سامنے
 طبعہ نگر کے باشی وہ جہ سان کر بلا
 کر بل میں جو لوٹا ناں تھے قربان ہو چکے
 کچھ خستہ قلب تشنہ لگلو کچھ جبرائیل
 زنگین کر بلا ہی کی سر بان گاہ میں
 ۴۶۔ رخصتا۔ جناب سید موسیٰ رضا صاحب فرق آمین فیروز آباد ساکن شاہجہان آباد
 نیجاڑوں کا جہاؤ۔ ہے منبر کے سامنے
 روضہ طاحین نے دامن جیسٹدر پکڑ لیا
 مرقہ میں جب کہ پوچھیں گے مجھ سے ملائکہ ق
 یہ ہیں مرے امام انھیں کا غلام ہوں
 اکبر و بیہ سداہیں گے آرام سے اوتسو
 دوش نبی پہ جبکہ علیؑ نے قدم رکھا
 لے کر باؤ فائز ہی ہمت کے آفریں
 منزل گڑھی ہے زاد سفر یاس کچھ نہیں
 یوں کر لاپس جمع تھے انصار شاہدیں
 بیعت نہ کی یزید سے فاسق کی رہنما
 صبر و سکون شاہ کی حسرت کی یاس کی
 لکھا ہے جو کہ ہو کے رہے گا وہی رخصتا
 ۴۷۔ رشیدہ بنت سید منور علی صاحب میلہ راستہ روٹی منڈی قلیہ حضرت نذیر اکبر آبادی
 ہر جسم قنبر مستمگر کے سامنے سلام اور باغ خلد سبھا پیہم سے کے سامنے
 جو نکلا فوج شام کے لشکر سے دیکھ کر جنت کی راہ آری پیہم سے کے سامنے

پیاسے تو جا کے پینے ہیں کوڑے کے سامنے
 جو آیا جنگ میں علی اکبر کے سامنے
 پہنچے حرم یزید بد اختر کے سامنے
 سر زبر تیغ مسجدے میں اور کے سامنے
 پوینچے حسینؑ لا لہ احمر کے سامنے
 امت کی بات داد و محشر کے سامنے
 کہا دوں گی صاف نبت بیمر کے سامنے
 صاحب کمال احسن اکبر آبادی سکر تیری بزم افواج اگر
 جو کہ بلا میں آئے بہت سے کے سامنے
 کہیں گئے جا کے تارغ محشر کے سامنے
 ہو ایک لاکھ فوج بہت سے کے سامنے
 زہرا کہیں گی داد و محشر کے سامنے
 قبل حسینؑ اور وہ خواہر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
 جاؤں گی روئی زینب مصطر کے سامنے
 ۲۷۸- نواب نور علی صاحب نقوی سلطان پوری تین حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مدظلہ
 حاصل کی سرخروئی بیمر کے سامنے
 کیا کیا الم ہیں سب بیمر کے سامنے
 اصغر کو لے کے آؤ میں لشکر کے سامنے
 قربان ہو کے سب بیمر کے سامنے
 رکھ کر سر نہا نہ کو خنجر کے سامنے

اب خاک اطرافات تو لوم حباب تنگ
 بیج کر گیا نہ تیغ دوپسکر کے وار سے
 کیا شان تھی کہ چادر تقیر اوڑھ کر
 تھی بے مثال شان عبادت نری حسینؑ
 جنت میں رخ پہ خون کا سہرا بندھا ہوا
 تیرے سب سے رہ گئی والدہ لے حسینؑ
 عاشق حسینؑ کی ہوں رشید ہے میرا نام
 ۲۷۸- زہرا۔ اہلبیہ حباب سیہ غلام علی صاحب
 چاہیں گے کیسے خالق اکبر کے سامنے
 ہم روئے والے ہیں نرے پاسو حسینؑ کے
 ایسی ہزار فوج خدا اس شکست پر
 اب خون بہا لے مرے پیاسے حسینؑ کا
 رہو بگیا دگا ر مرقع جہان میں
 جب وقت جنگ وعدہ طفلی کا آیا دہیاں
 محشر کا کیا خیال ہو نہ ہرا جہان میں
 ۲۷۹- نواب نور علی صاحب نقوی سلطان پوری تین حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مدظلہ
 جھک کر سر حسینؑ نے خنجر کے سامنے
 بیٹوں کا رنج بھالی کا غم صنف و تشلی
 صد حیف ابن ساقی کو نہ برائے آب
 عباس لے دو بالا کیا رستم و قاسم
 وحدت میں چار چاند لگا کے حسینؑ نے

روتے تھے پھوٹ پھوٹ کے جن شباب پر
 اللہ رے ناز پروری سبط مصطفیٰ
 زارہ پکے نجات غم سبط مصطفیٰ
 ۵۰ سراج جناب ڈاکٹر سراج الدین صاحب علی آبادی (الذکلتہ)
 کیا سر فراز ہو کوئی اُس سر کے سامنے
 روح خلیل دے رہی ہے داد صبر کی
 میرا بن عدل کے لیے پائنتاب بھی نہیں
 پہنچی تھی جس کی فتح تیری سے درائنتا
 اُس راہ پر وہ جن ارادت کو ناز ہے
 قربت پر بھی تو دو رہی ہے ساحلِ مراد
 لکھا ہے جو نصیب میں ہو گا وہی سراج
 ۵۱ سخا جناب منشی پھمی نرائن سرمدی
 در کرب و بلا کہ یادگار ست حسین باجی یا راست خدا اخذائے یا راست حسین
 دین ست نبی جہاد دین است علی
 حقاً - سہما داد و الفقا راست حسین

سلام

مجسرائی کب حسین تھے خنجر کے سامنے
 مجھ کو بٹھا دو روضہ اطہر کے سامنے
 دین یزید کفر ہے دین حسین دین
 مرغوبِ حن مصطفوی ہو کے رہ گئے
 ہے جب یزید دین پیغمبر میں ننگ دین
 شرمندہ سا ہے سامنے شہ کے خدا بھی کچھ
 تھے کھو سجدہ شوق میں داؤر کے سامنے
 روتا رہوں میں سبطِ پیغمبر کے سامنے
 کچھ چیز ہی خدو نہیں گوہر کے سامنے
 اتنا نہیں شقی کوئی اکبر کے سامنے
 کیا منہ دکھائے گا یہ پیغمبر کے سامنے
 شرمندہ سے ہیں شریک کچھ اصغر کے سامنے

اہل حرم کے حال پر اللہ رحمہ کر
 عزت قرآنی دیکھئے خود کردی ہیں پیش
 وہ بیکی۔ وہ نشکی۔ وہ گرم آفتاب
 کہتے ہو مجھے غبط کر اور کر رہے ہو تم
 معراج عشق اس طرح کس کا ہوئی نصیب
 یا شاہ کر بلا نظر لطف اور بھی ایک

۵۶ سچا موت۔ جناب حافظ سخاوت حسین صاحب سلم پراکرمی اسکول بھرتوڑ
 افضل ہے کہ ان سبیل پیر کے سامنے
 منزل کڑی بھی دین کے رہبر کے سامنے
 خیر کی کیا لباٹ بھی جیڈر کے سامنے
 سر وہ ہے جو جھکے نہ کسی سر کے سامنے
 ایمان تھا عزیز جنہیں نور کے سامنے
 مجبور تھے لیکن مگر زر کے سامنے
 آیا لعین جب کوئی اکبر کے سامنے
 کیا منہ دکھائیں گے وہ ہمیر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 جس نے ادا غار کی خنجر کے سامنے
 اس منہ سے جاؤں گا میں جہیز کے سامنے
 جاؤں گا میں جو ساقی کو شے کے سامنے

۵۷ سا جہ۔ جناب ڈاکٹر محمد عنایت اللہ خاں صاحب باغبانوی اکبر آبادی
 لائے ہیں موم ہاتھوں پہ جھفر کے سامنے

سجدے ہیں اہل خلد کے اس در کے سامنے
 کیا ختیاں تھیں غصا بیضی کے سامنے
 دست خدا کے ساتھ وہ جھکتا نہ کیوں بھلا
 سر دیکے درس حق ہمیں شبیر نے دیا
 دل سے وہ سب حسین پر قربان ہو گئے
 یہ جانتے تھے سب ہو نو اسے رسول کا
 فی الزوال السر ہوا اک دار میں وہیں
 پیاسا کیا شہید جہنوں نے حسین کو
 امت کی کشتی پار لگانے کے واسطے
 بھیجو درود اور سلام اس پر مومنو
 خون مل کے رخ سے شاہ نے صفر کا یہ کہا
 ناد علی کا ہو گا سخاوت زباں پہ ورد
 ۵۸ سا جہ۔ جناب ڈاکٹر محمد عنایت اللہ خاں صاحب باغبانوی اکبر آبادی
 لائے ہیں موم ہاتھوں پہ جھفر کے سامنے

اکبر کی سمت دیکھ کے بے چین ہو گئے
کچھ روز بھی سرور حکومت نہ رہ سکا
اک رشور تہنیت کا مجھے گا بہشت میں
خون جگر سے لکھا ہے راجہ نے یہ سلام

۵۴۔ صاحب میل باسرا باغلاوی اکبر آبادی

یہ ظلم و جور سب پیسہ کے سامنے
شدت سے تشنگی کی نکالے ہوئے زباں
پانی تلک نگاہ کا جانا محال تھتا
فرط غم حیدر سے رونے لگی تھی ہند
ساجد دہب کو اپنے کرم سے ملائیں گے

۵۵۔ ساغر جناب سیاحن عباس صاحب جعفری طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول گڑھ

قدسی کھڑے ہیں یوں درجہ کرنے سامنے
افسوس اس مکان کو جلایا تیغوں نے
دینا کو عمر بھر یہ رولائے گا ظلم ستم
لے کو فیو دغا ہے تمہاری سرشت میں
لٹا ہے ایک گھر سے گرا اور تباہ کو

افسوس اہلیت ہوں بے نفع و ردا
ساقیہ کون کہتا ہے تھی سخت یہ رلیف

۵۶۔ صاحب میرا رحیم صاحب جعفری متعلم گورنمنٹ موڈل اسکول گڑھ

دستور کی کتاب طے جیہڑ کے سامنے
پانی کو کینے نہ رہے عباس جب گئے

نیزہ لگا جو سب پیسہ کے سامنے
رہا ہوا بید جہاں بھر کے سامنے
جب تشنہ کام جا لیں گے کوثر کے سامنے
جا کر پڑھے گا روضہ سرور کے سامنے

شکوہ کروں گا چرخ کا دادر کے سامنے

اصغر پڑے ہیں بانوئے مہر کے سامنے
فوج اس قدر تھی خیمہ اطہر کے سامنے
پہنچا جو سرینہ بدستگیر کے سامنے
بیاسوں کی بھیڑ جا لگی کوثر کے سامنے

۵۷۔ صاحب جعفری طالب علم گورنمنٹ ہائی اسکول گڑھ

خادم ہوں جس طرح دور افسر کے سامنے
قدسی بھی جانے سکتے تھے جس گھر کے سامنے
چھینے گھر سکینہ کے سب گھر کے سامنے
ظاہر ہے جو عمل کیا شہر کے سامنے
کیوں ہو دراز ہاتھ تو تنگ کے سامنے

چلتی نہیں کسی کی مقرر کے سامنے
کچھ بھی نہیں رولین سخوڑ کے سامنے

۵۸۔ صاحب جعفری متعلم گورنمنٹ موڈل اسکول گڑھ

ذرے کا ذکر ہمہ منور کے سامنے
ٹھرا نہ اک عدد بھی غضنفر کے سامنے

سر شعبہ تیر کھا کے وہ اصغر سا شیر خوار
 ذات علی میں شانِ خدائی نظر پڑی
 کرنا تھا طے جو بخشش امت کا مرحلہ
 تقصیر بخشوانے کو حرا تھا باندھ کر
 انسانیت لرز اٹھی جب قبر کھود کر
 قیمت میں جو لکھا ہے تھر ہو گا وہ ضرور
 سیفقی جناب محمد سمیع الحسن صاحب منہر اوی ٹیلیگراف آفس اگرہ
 لازم ہے بشر کو موت سب ہیں قائل باغی مٹی میں یہ جسم خاک جاتا ہوں
 پر راہ خدا میں جان دینو والے کرتے ہیں چاہت جاو دانی حاصل

سلام

اکبر کھڑے ہیں سبطِ پیغمبر کے سامنے
 جو سر جھکا ہو خالقِ اکبر کے سامنے
 صبر و رضا کا درس ہمیں دے گئے حسینؑ
 پیاماں ادھر جو کرب و بلا میں ہوا شہید
 مجبورِ حکمِ حق سے تھے ورنہ یہ فوجِ نام
 اک طفلِ شیر خوار بھی ہٹا تصور دار
 زانو ترا حسینؑ کا سینہ ہے آج شہر
 یہ رعبِ اہل حق یہ ہے کہ آیا ہے جنگ کو
 نذر سر حسینؑ الہی قبول ہو
 سیفقی کی یہ دعا ہے خدا کے قدیر سے
 یا اماں تاب ہنس منور کے سامنے
 ہو گا نہ خم یزیدِ ستگر کے سامنے
 دشتِ بلا میں نیزہ و خنجر کے سامنے
 ہو سچا ادھر وہ ساتی کوثر کے سامنے
 کیا شے تھی ابنِ فارخِ خیر کے سامنے
 اک باقیِ فساد کے لشکر کے سامنے
 معلوم ہو گا کل تجھے داؤر کے سامنے
 اک لشکرِ عظیمِ ہمت کے سامنے
 مولا دعا یہ کرتے تھے داؤر کے سامنے
 پہونچے کبھی وہ رؤفہ اطر کے سامنے

۵۸۔ شمیم جناب سید فیاض علی صاحب اکبر آبادی تلیند حضرت باغ اکبر آبادی
یہ تری شان یک نہمت یہ کلجہ تیرا قطعہ لگیا خاک میں پرمنہ نہ وفا سے موڑا
جان دی تو نے جین ابن علی مذہب پر باغ اسلام کو خود اپنے ہو سے سیخا

سلام

شبیر حکم خالق اکبر کے سامنے سرخم کئے ہیں چپ ہیں مفار کے سامنے
ظاہر میں سر تھا شاہ کا خیر کے سامنے باطن میں کوئی اور ہی تھا سر کے سامنے
سجدہ کیا غار پڑھی کچھ دعا بھی کی پھر ہو گئے شہید ترے در کے سامنے
کس طرح جان توڑ کے لڑنا تھا الاماں اک مختصر سا قافلہ لشکر کے سامنے
صبر و رضا کی شان دکھانے کے واسطے سر رکھ دیا حسینؑ نے خیر کے سامنے
وہ لشکر کثیر وہ تنہا علیؑ کا لال غالب تھا ایک لاکھوں لشکر کے سامنے
لڑا ہوا زمین کو فلک مختصر تھا مجھ کو یقین ہے روئے گئے وہ بھی جھکا
مجھ کو یقین ہے روئے گئے وہ بھی جھکا دیکھ آئیں اپنی آنکھ سے سنتے ہیں بے تنم

۵۹۔ شمیم جناب کبیر سید محمد قاسم علی شاہ صاحب پندرہ اول ضلع ملتان شہر
ہو گا حساب شائع مختصر کے سامنے جب روز حشر جائیں گے داؤ کے سامنے
کیا مرتبہ تھا حر کا زہے قیمت رسا دینا تھی بیچ اُس کے مفار کے سامنے
ایسا بھی انقلاب نہ ہو گا زمانے میں بھائی کا سر قلم ہوا خواہر کے سامنے
ساا جان آنکھوں میں اندھیر ہو گیا اکبر کے بعد بالوئے بے پر کے سامنے
کلبہ تمام قبہ ہوا در بدر پھر سے کیا کچھ ہوا نہ عابد مضطر کے سامنے
کٹا دیا گلا بھی خوشی سے شاہ نے عاجز تھا صبر سبط پیمبر کے سامنے
اس غم کو اے شمیم کوئی پوچھے شاہ سے بیجا جوان مر گیا سرور کے سامنے

۴۰۔ شوقِ رُخسارِ شمعِ حیات صاحب چاند پوری صدرِ سیلاب لکھنؤی سوسائٹی لکھنؤ

یوں نہیں جھکے کبھی کافر کے سامنے
 لوں کس کا نام سب سے پیار کے سامنے
 میں ہوں غمِ حین ہے اور سوزِ زندگی
 اللہ رے یہ شوقِ شہادت یہ شانِ عشق
 تکمیلِ شوقِ حق ازل کے خیال سے
 شانِ ذریعِ پاک بڑھائے کیواسطے
 پوچھو نہ قاتلانِ شہید کی گھر ہی
 تکمیلِ صبرِ حضرتِ ایوب حقِ ضرور
 سردارِ انبیاء کے مراتب کا تھا خیال
 تھا شانِ حیدری کا تحفظ بھی لازمی
 دیکھی جو نقشبِ حضرتِ اکبر تو مشرک سے
 اسلام پھر سے تازہ ہو اے شوقِ اس لئے

۶۱۔ شاہ کرم جناب عبدالرشید خاں صاحب بیگم مانٹر باغ خانہ وی اکبر آبادی

دیر یا جہاں کے دیتے ہیں طعنے فزات کو
عابد کے ہاتھ بڑوں میں زنجیر آہستی
چٹو کر جہاں لگاتے کلکتا وہیں سے آب
شما کہ کبر آرزو ہے بہت دن سے لے شبا

۶۲۔ شوکت۔ جناب شیخ شوکت علی صاحب کبر آبادی تلمیذ جناب مفتی لال محمد شاہ گنج آگرہ

ذوہ ہے تمس روئے منور کے سامنے
اسلام حشر تک رہے امت کی ہوسجاست

بدتر ہے مشکِ رانیہ پیمبر کے سامنے
یوں سر رکھا حبیبؐ نے خنجر کے سامنے

گودھی میں لیکے مصحف ناطق کے پارے کو
کیا کہنا ہے شجاعت ابن رسول کا
ایمان ترک کر دیا دولت کی چاہ میں
کیوں پیٹے اہلبیت بھلا ان کو کیا غرض
دیکھو سیم یمنوں کا کھدوا اسکے قبر کو
یارب جو موت آئے تو یروشکت حزن
۴۴ شائق۔ جناب محمد سلیمان صاحب اکبر آبادی اکبر آبادی پریسٹنزم ادب علی گڑھ
پابند جفا مور دالام حسین رباعی مقتول شہر کشتہ مصداق حسین
بیعت نہ کی فاسق کی دیا سر شائق اسلام کے کام آیا ترا کام حسین

سلام

گولاکھ غم ہیں سب بیابان کے سامنے
ت سرنگوں ہیں اس طرح جیڈ کے سامنے
خوج ہی آیا نار کی جانب سے موئے نور
اصغر کی قبر کھودنا کفار سے جہاد
فوج خدا ثقیل تھی کفار سے کیش
امت کے بختوانے کی خاطر بدق و شوق
آب فرات، مرجع تھا نظروں میں شاہ کی
ہشکلی مصطفیٰ نے کیا جب سوالی آب
الندے انقلاب زمانہ کہ اہلبیت
شائق دلائے آل یمین بر در حشر

سر پھر بھی خم ہے خالق اکبر کے سامنے
بھکتا ہے بندہ جس طرح داد کے سامنے
چلتی نہیں کسی کی مقدس کے سامنے
دو مرحلے ہیں تیغ دو پیسہ کے سامنے
بادل امداد ہے تھے بہتر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
کوثر تھا ابن ساقی کوثر کے سامنے
شہر جھکا کے رہ گئے دلبر کے سامنے
سرخسے ہیں یزید بد اختر کے سامنے
آئے گی کام داد و محشر کے سامنے

۶۴۔ شہرِ جناب باسٹریہ غلام شہید صاحب رضوی کن کھوی اسٹنٹ باسٹریہ محمد بائی اسکرانہ
 آیا جوں میں تیغ دو پیکر کے سامنے
 نیا یہ خیال حرد دل اور کے سامنے
 اللہ رے پاس بخشش امت کے واسطے
 خبر کی جنگ بدرواح کی لڑائیاں
 محبت و دلائے آل محمدؐ تو دیکھئے
 عباسؑ فریح شام پہ بٹلے کچھ اس طرح
 عباسؑ کو نہ روک سکے مضدان شام
 اصغر کی شمع زلیت بھی تیر غم سے
 سویا ہوں سبت بادۂ غم ہیکے قبریں
 بھائی، بھتیجے، بھائی سب سازم گاہ میں
 مولانا ہے شہرِ غمیں و زار کی

۶۵۔ شہید۔ جناب گیان پرکاش صاحب کلثرت شہید شاہ آبادی
 طفلی میں جو کہا تھا ہمیں کے سامنے
 دو ہو گیا یہی کہ نظر جس نے چار کی
 للکار کر کہا کہ میں جاتا ہوں روک لو
 نشانے حق سمجھ کے خود امت کو واسطے
 باقی تری نگاہ کرم کے امیدوار
 عباسؑ یعنی شیرِ نستیان کر بلا، ق
 رو کر کہا حسینؑ علیہ السلام نے
 پانی پلانے لائے تھے آتم رباب سے ق

دہ کر دکھایا خالق اکبر کے سامنے
 ٹہرا ہے کوئی تیغ دو پیکر کے سامنے
 آیا نہ کوئی حصہ دلاور کے سامنے
 سر رکھ دیا حسینؑ نے خنجر کے سامنے
 بیٹھے ہیں بادۂ فو ش بھی کوڑ کے سامنے
 جب ہو گئے شہید برادر کے سامنے
 بھائی مگر کو توڑ گئے مر کے سامنے
 چلتا نہیں زور مقدر کے سامنے

تیر ستم کا ہائے نشانہ بنا دیا اصغر شہید ہو گئے سرور کے سامنے
 ہو کر شہید امتِ جبر کو بچا لیا وعدے کا تھا خیال جو ہر دے کے سامنے
 تکمیل پا رہی ہے رسالتِ امام سے میدانِ کربلا میں ہمتِ شہد کے سامنے
 رو بھی نہ پائیں زینبِ خاتہ جگر شہید لاشے پڑے ہوئے تھے ہنجر کے سامنے
 ۶۶۔ صبرِ جنائتِ محمدیٰ صاحبِ جعفری اکبر آبادی تلمذ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مظلہ العالی
 چمکی جو تیغِ حیدری خیر کے سامنے ہزارہ جنگجو کوئی حیدر کے سامنے
 سب کو گماں ہوا یہ رسالتِ تاب ہیں اکبر جو آئے فوجِ ستم کے سامنے
 جب ذوالفقارِ حیدری شہ نے بلند کی آیا نہ کوئی سبطِ پیمبر کے سامنے
 ڈرے کہیں نہ حشر پیا ہو جہاں میں شہید سر جھکاتے ہیں خنجر کے سامنے
 لے ظالمو حین کو کیوں ذبح کر دیا تم کیا جواب دو گے پیمبر کے سامنے
 دو لڑوں جہاں میں حشر سا ہونے لگا آیا جو تیر گردنِ اصغر کے سامنے
 امت کے تختہ الے کی خاطر حین نے لے صبر سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
 ۶۷۔ طاہر۔ جناب مرزا طاہر حمید صاحب اکبر آبادی

اکبر رضا کو بیٹھے ہیں مادر کے سامنے عبا بن بھی بضد ہیں برادر کے سامنے
 قاسم بھی آئے بیٹھے ہیں سرور کے سامنے بیٹے کھڑے ہیں زینبِ مضر کے سامنے
 شہید ہے ایک سبطِ پیمبر کے سامنے بولا بڑا غضب ہے یہ تم کر رہے ہو کیا
 دیکھے جو ظلمِ حرم کا جگر غم سے پھٹ گیا لالچ دیا عمر نے تو یہ کہہ کے چل دیا
 سبطِ رسول سے ہمیں لڑنا نہیں روا یہ وہ جہیں ہمیں جو بھگے در کے سامنے
 شہید آبداد جو میدان میں اتر گئی ساری سپاہِ شام کی کھیتی محسوس گئی

اک لمحہ بھر میں جنگ کی حالت بگڑ گئی بھاگڑا امیر شام کے لشکر میں پڑ گئی
کیا جتنا کوئی تیغ دوپٹے کے سامنے لشکر چراغ صبح کا پروانہ ہو گیا
جن پر پڑی بنگا اودہ دیوانہ ہو گیا اک دم کے دم میں آپ بیکانہ ہو گیا
دمدہ غلی کی جنگ کا افسانہ ہو گیا بڑھ کر شقی جو آگیا اکبر کے سامنے

طاہر ندایہ آئی کہ سبط رسول ہے پروردگار ہمارے زہرا کا پھول ہے
خاصانِ رب کا فون بہانا فضول ہے کچھ سوچ تو کہ شکر کہاں تک پہنچول ہے
دے گا جواب کیا بھلا داد دے سامنے

۷۸۔ عباس جناب سید نظام عباس صاحب ابن سید محمد علی صاحب قدس مدالت کعبہ (مکرات)
محرراتی دروہے ہیں جو منہ کے سامنے ہیں سرخروہ ساتی گوڑ کے سامنے
کس منہ سے شمر جائے گا داور کے سامنے سرکاٹ کر حسین کا خواہر کے سامنے
دین محمدی کے بچالے کے واسطے سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
اللہ دے رحم بخشش امت کے واسطے سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
کیا سنگدل تھا شمر کہ کاٹا سر حسین گودی میں ماں کی اور چیمبر کے سامنے
بے ساختہ اک آہ کی اور خاک پر گرے آئے جو شاہ لائش برادر کے سامنے
کیا شانِ عبدیت ہے حسینِ عزیز کی سر خم کئے ہیں خالق اکبر کے سامنے
میٹوں کی جاں عزیز رکھیں یا کہ بھائی کی دوسرے چلے گئے زینب مصطر کے سامنے
لو امت بٹی پہ فدا کر لے کو حسین اصغر کو لے چلے صیف لشکر کے سامنے
بھائی، بھتیجے، بھانجے یا در ہوئے شہید اکبر بھی کام آگئے سرور کے سامنے
اصغر بھی پیر کھا کے شاد پر ہوئے کیا امتحانِ صبر تھا سرور کے سامنے
عباس خود گناہوں سے ہو منفل شہا شرمندہ ہو نہ حشر میں داور کے سامنے

۶۹۔ عاقل۔ جناب مولوی حکیم سید یارک علی صاحب ضوی لکھنؤی
معراج کمال ہر کمال احمدیہ کا رباغی ہاں ادب جال ہے جال احمدیہ کا
تورین ہو ممکن سے بھلا کیا ممکن اقبال و عروج لا زوال احمدیہ کا

سلام

لال یمن ہے کیا دل اگلے کے سامنے
درجہ کیا ہے دینِ پیمبر کے سامنے
نصاحت یہ کون سبط بنی یازید شخص
صدیر علم کی بچوں سے زینب نے یہ کہا
ماں دل جلی تے آخری دیدار کیلئے
لے لے لے لے سے شمع کی دکھلا یا اضطراب
سو کھا گلا ہماک کے کیا نذر کبریا
نہنا گلا وہ تیر سہ پہلو لگا ہو ا
حب الطلب حسین کے زینب نے کہہ کہے
فطرت نے دے دے مارے جہاں کو دل لادنا
شہدِ زمانہ ہو گیا دیں کا نینے لگا
جو دل غم حسین میں عاقل ہو گدا
۷۰۔ عاقل۔ جناب سید محمد رضی صاحب اکبر آبادی جی لے (علیگ)
عاجد بشر ہے خالق اکبر کے سامنے
بس سر جھکا کے رہ گئی اکبر کے سامنے
آئے نہ شاہ مادرِ اصغر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین خجھر کے سامنے

کیوں اے زمیں نہ ٹوٹ پڑا تجھ یہ آسمان
 بھولے کبھی نہ معرکہ ارض و کربلا
 ابن علی کو آہ کیا شد لب شہید
 بشر خدا نے لشکر اسلام کے لئے
 بھاگے عدویہ سن کے کہ عباس آگئے
 پیش خدا انہیں کوئی عالی جان ہیں

۴۱۔ عفریہ۔ جناب مولانا عیسیٰ بن علی
 شرمائے خلد ایسے گل تر کے سامنے
 تیغوں کے سایہ میں ہوئی تیگیں بندگی
 اعدا کی فوج کا پُٹ اٹھی رعب و داب سے
 اس کو کون اٹھائے جلتی ہوئی ریت ہی نہیں
 اسے شہر باز آ کہ حبیب خدا ہیں یہ
 سبط ہی لے سب سے کئے رن ہیں عفریہ

۴۲۔ غدار کیس۔ جناب سید علی
 کشتی دین احمدی آئی بھنور میں جس گھڑی
 دین بنی کے پاس گلشن حق کے باغبان
 روئیں گے تجھ کو خستہ تک اہل زمین و آسمان

سرکٹ گیا حسین کا خواہر کے سامنے
 گدھا تھا جو کہ عابد مضطر کے سامنے
 ہو گا سوال مساتی کوثر کے سامنے
 اک پل بنا دیا درخبر کے سامنے
 بزدل تھے کیا ٹہرے غضنفر کے سامنے
 بعد از رسول رہے حیدر کے سامنے

سرکٹ گیا حسین کا خواہر کے سامنے
 ہو جس طرح شکا ر غضنفر کے سامنے
 چھرا گلا صغیر کا سرو کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خیر کے سامنے

اللہ نے صبر فرق نہ آیا ثبات میں
 ہاتھوں کو باندھے شرم و جانی جھکا کر سرق
 میری خطا معاف ہو اب بہر کسریا
 دن میں برائے جنگ جو آیا حسن کا لال
 فرق جبین میت اصغر لئے ہوئے
 میں ہو کے میت باد و خم غدیر سے
 آئیں تو میری قبر میں منکر نکیر کو
 اک عندلیب میں ہوں راض ربوبی کا
 ۳۳۔ عجائب خیابانی نصیر محمد خالصا حب کبر آبادی ائینہ حضرت نداء کبر آبادی
 تدبیر کر یہ کام مقدر کے سامنے
 وعدہ ہو تھا خدا سے پیغمبر کے سامنے
 بہہ جائے خون ہو سکے غم شاہ دیں میں د
 داں شمر شہ کے سینہ انور پہ تھا چڑھا
 برباد غامناں کوئی دیکھا نہ اس طرح
 پیش حین لاشہ اصغر رکھا تھا یوں
 لطف جدال دن میں لعین دیکھتے اگر
 میدان صاف ہو گیا بھاگے عداوتے دیں
 ڈوبا جو عشق آل محمد کی چاہ میں
 حلال شکلات ہو تم یا امام سکل
 ۳۴۔ عاجز و جناب آیت ابو الحسن صاحب کبر آبادی ائینہ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی و ظرافت العالی
 لے مظهر کلی روح روان اسلام رباعی لے حاصل دو عالم و جان اسلام
 ایمان نے قوت ترے دم سے پانی تجھ سے ہی بڑھی دہریں نشان اسلام

بیٹا جو ان مرگیا سرور کے سامنے
 حر آیا ابن ساقی کو تر کے سامنے
 کہتا تھا رو کے سبط پیغمبر کے سامنے
 ہوش اڑ گئے عداوت و غضب کے سامنے
 آئیں گی زہرا داد و محشر کے سامنے
 بارخ ارم میں جاؤں گا حیدر کے سامنے
 کیسے جواب دیتا ہوں حیدر کے سامنے
 ہو گا مقام خلد میں کو تر کے سامنے
 ۳۳۔ عجائب خیابانی نصیر محمد خالصا حب کبر آبادی ائینہ حضرت نداء کبر آبادی
 پہونچا سلام سبط پیغمبر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 گر کر بلا کا ذکر ہو پتھر کے سامنے
 یاں حشر رہا تھا خیمہ اطہر کے سامنے
 اکدن میں قتل عام ہوا کھر کے سامنے
 قرآن کھلا ہو جیسے پیغمبر کے سامنے
 دو پہلوان ہو گئے برابر کے سامنے
 ٹکڑے صفوں کے ہو گئے صف کے سامنے
 نکلا وہ جاسکے چشمہ کوثر کے سامنے
 رکھنا عیاں کی یاد پیغمبر کے سامنے
 ۳۴۔ عاجز و جناب آیت ابو الحسن صاحب کبر آبادی ائینہ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی و ظرافت العالی
 لے مظهر کلی روح روان اسلام رباعی لے حاصل دو عالم و جان اسلام
 ایمان نے قوت ترے دم سے پانی تجھ سے ہی بڑھی دہریں نشان اسلام

سلام

کہتے تھے شاہ میتِ اصغر کے سامنے
عاشور کو نہ تھا کوئی تسکین کے لئے
افس اس کے حلق پہ سنجہ ہے سحر کا
دو دیاں جہاں نگاہ میں تار یک ہو گئے
جب کوئیوں نے شمعِ امانت کو گل کیا
کیا دیکھنے فرات کی جانب اٹھا کے آنکھ
عاجز نہیں ہے دو دیاں جہاں میں کوئی بھی

۵۔ عالم۔ جناب یہ عالم علی صاحب لکھنوی خیر آبادی
ایمان کے جواہر کا ذخیرہ ہے رباعی اسلام کے خاتم کا نگینہ تو ہے
آغشتہ خاک و خون شہیدِ اعظم سرمایہٴ نظرت کا خزانہ تو ہے

سلام

دل جھک رہا ہے روضہٴ انور کے سامنے
دل کی بساط کیا غصہ سرور کے سامنے
خود سو کے یہ نصیب رسالت جگائے گا
دو دیاں جہان غم بھرے دل پر تار ہوں
ارمانِ دل سمجھ کے گلے سے لگا لیا
اک رخ پہ آفتاب بھی قائم نہ رہا
قاسم کے آگے آیا جو اوزقی پکاری موت
پتیری لکھ نہیں مرے دل کا عزادار ہے
عالمِ انیس و انیس پہ لاکھوں سلام ہیں

کعبہ بنا رہا ہوں ترے در کے سامنے
آئینہ رکھ رہا ہوں سکندر کے سامنے
شکل یہ کیا ہے نفسِ پیچیدہ کے سامنے
کوئین کے بھرے ہوئے رانگ کے سامنے
تیرے شعبہ آیا جو اصغر کے سامنے
شیرِ تیرے رومے نور کے سامنے
کاشا تھک رہا ہے گلِ تر کے سامنے
ماں کہہ رہی تربتِ اصغر کے سامنے
ذرے کی کیا چمک مہ و اختر کے سامنے

۶۔ غفور۔ جناب مولانا شیخ عبدالغفور صاحب بنارس

مرضیٰ حق تھی جانِ پیمر کے سامنے
کھنے کو کر بلا میں مسلمان تھے بسھی
حق فتح یاب معرکہ کر بلا میں تھا
قاسم کی لاش گھوڑوں سے پاال ہو گئی
جوش و غایس عین دھجکا کا تھا یہ حال
بارغ رسول ظلم کی تیغوں سے کٹ گیا
کیا انقلاب تھا کہ جگر گوشہ رسول
توڑی صفیں عدد کی رہے جرات جبین
وہ لہر عصر آگ کے شعلوں سے جل گیا
تعمیر مصلحت کی سب آڈ لگا گئی !
یہ انتہائے صبر حبیبی کا تھا کمال
دے اپنی جان الفتِ پیمر میں غفور
۷۔ فطرت۔ جناب عبدالنعیم صاحب اکبر آبادی

میرائی ہوں میں روضہ اہل کے سامنے
دنیا تھی پہنچ سب بھیمبر کے سامنے
یہ بیکسی یہ غربت و آلام اہل بیت
ایسا بھی حادثہ نہ ہوا تھا جہاں میں
صغیر کو نامہ بر کوئی ملتا نہیں کہیں
کیوں سراٹھاتے سجدہ سے سلطان کر بلا
لاکھوں جہی تھے شام کے میدان جنگ میں
فطرت ہوں سبطِ ساتی کوثر کا مدح خواں

خوش ہو کے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
جنت منور کے آئی بہتر کے سامنے
باطل کی تھی شکست بہتر کے سامنے
دیکھا کئے حینِ نظر بھر کے سامنے
سینہ سپر تھے نیز و خنجر کے سامنے
بکھرائے پھول خاک پر سرور کے سامنے
پیا سا شہید ہو گیا خواہر کے سامنے
جب جا پڑے بڑے لشکر کے سامنے
جبریل سر جھکاتے تھے جس گھر کے سامنے
پیکاں رسیدہ گردنِ اصغر کے سامنے
تڑیلے نہ شاہ لاشہ اکبر کے سامنے
جانا اگر ہے تجھ کو پیمر کے سامنے

گو یا کھڑا ہوں جنت و کوثر کے سامنے
ذرہ ہو جیسے ہر منور کے سامنے
چلتی نہیں کسی کی مقرر کے سامنے
مقتل میں بھائی قتلِ میوہاہر کے سامنے
معصوم رو رہی ہے کبوتر کے سامنے
جلوہ نما تھا عرشِ خدا سر کے سامنے
لیکن جانا کوئی بہتر کے سامنے
میری جگہ ہے چشمہ کوثر کے سامنے

۷۸۔ فدیہ۔ مرزا آغا فرید صاحب تباری اکبر آبادی شاہی خطیب علی گاہ آگرہ
 نظر آرگی تھی داوڑ بخشہ کے سامنے ایمان و کفر دولاں کی خنجر کے سامنے
 وعدہ تھا کسی میں پیہر کے سامنے ایسا کیا حسین نے خنجر کے سامنے
 روح علی و روح پیہر کے سامنے معراج تھی حسین کی خنجر کے سامنے
 پڑھ کر درود قبر پہ نانا کے یہ کہا اب ہوگی دید آپ کی خنجر کے سامنے
 شان موحی یہ دکھا دی حسین نے تکمیل لا الہ کی خنجر کے سامنے
 زیر و زبر بھی فوج لیں لے فرید زار دشت و غائب شاہ کے خنجر کے سامنے

۷۹۔ فرخ۔ جناب فیروز حسین صاحب مدد لاسی رکھمات
 مجرائی شاد جائیں گے جیگر کے سامنے مومن یہاں جو رہے ہیں ہنر کے سامنے
 دنیا میں جتنے ظلم ہوئے اہلبیت پر ہوں گے عیاں وہ خیرین داوڑ کے سامنے
 کیا سنگدل تھا مولو شمر زبوں حصال بجائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے
 منظور تھا کہ امت جد کی ہو مغفرت سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 ایسے وعدہ کرنے کو زوالست کے سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 دولہ بنا کے قاسم ناشاد کو حسین بیٹے کا سینہ دیکھ کے بالو بھی بھرا
 اہل حرم میں بین تھا حلقوم دیکھ کر اہل حرم کو لے گئے بندی بنا کے جب
 فرخ نہ ہو ہر اس برائے کا مدعا فرخیم جناب ساجد رضا صاحب لے ایل۔ ایل بی ایڈگریٹ شاہی ایل
 کیا تحفہ درود ہمیشہ کے سامنے آئینہ بھیتے ہو سنگد و گے سامنے

مومن یہاں جو رہے ہیں ہنر کے سامنے
 ہوں گے عیاں وہ خیرین داوڑ کے سامنے
 بجائی کو ذبح کر دیا خواہر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سہرا دکھانے لے گئے داوڑ کے سامنے
 روئے تھے شاہ لاشہ اکبر کے سامنے
 اصغر کا لاشہ جب گیا مادر کے سامنے
 کہتے تھے شہ یہ عابد منظور کے سامنے
 سرور کا سر تھا نیزہ پہ خواہر کے سامنے
 پھیلا دے ہاتھ سب پیہر کے سامنے
 لے ایل۔ ایل بی ایڈگریٹ شاہی ایل
 آئینہ بھیتے ہو سنگد و گے سامنے

گاہک ہو کون عرض کا جو ہر کے سامنے
 اسلام ہی میں باب سادات اولیں
 زہرہ گداز ایک سختی زہرہ لواز ایک ق
 پودہ رسول نے پر اختیار کی
 بیعت نہ کی بید کی شبیر مرے
 منتوح کی فتح ہوئی فاتح کو تھی نکت
 انعام جس کا امت عاصی کی ہی نجات
 یعقوب اور خلیل کے سب رنگ ماند ہیں
 ریتلا دشت کرب و بلا ہے جہنم ناز ق
 حق اور راستی یہ چلیں بانفساق پر
 شبیر بے تبا یا اگر حق کے ساتھ ہو
 ادھر فقیر خباب قربان علی شاہ رو
 گھر بھرنی ہو گر در حیدر کے سامنے
 ڈر تھا بہادران شہر دیں کا اس قدر
 سوکھی زباں دگھائی جب اعدا کو ہر
 سننے کے اہلیت کا آتا تھا جب خیال
 ہر نجات امت عاصی لبدر خوشی
 کیوں آسمان پھٹ نہ پڑا ظالموں پر
 بہر و غا جب آئے علمدار شاہ دیں
 قہر خدا سے شہر ڈرا کچھ نہ ہو غنیمت
 مشکلا کی بیٹیاں صد جیعت لے فلک

کا غلہ کے پھول کیا ہیں گلے تڑکے سامنے
 کیساں گھلے ہیں اسود و احمر کے سامنے
 دامن لیں بھلیں زہرا کے دلہر کے سامنے
 کانٹوں کی سیچ پھولوں کے بستر کے سامنے
 دست خدا کی لاج رکھی سر کے سامنے
 اصغر جب آئے شکر کے لشکر کے سامنے
 تصویر ہے وہ داد و محشر کے سامنے
 اس دادی فرات کے منظر کے سامنے
 معراج حریت کی سبے جھبہ کے سامنے
 درپیش مرحلہ ہے یہ اکثر کے سامنے
 شہر ہزار کم ہیں بہتر کے سامنے
 علی شاہ جلالی۔ کھمبات
 ہوشام صبح قصر مند ہر کے سامنے
 فوجیں پہ فوجیں ہیں بہتر کے سامنے
 تھے سنگدل پہ رو دے اصغر کے سامنے
 روتے تھے شاہ دیکھ کے خواہر کے سامنے
 سر رکھ دیا جین نے خیر کے سامنے
 لڑنے جب آئے سبط پیر کے سامنے
 لڑا نہ ایک نہر پے صفر کے سامنے
 فوج کیا جین کو خواہر کے سامنے
 پہلے پردہ ہوں بیزید بد اکثر کے سامنے

جیواں کو پیش جیواں نہیں ذبح کرتی ہیں
 حاجت سوال کی نہ رہی ہو گیس غنی
 ہو جائیں گی روا تری سب حاجتیں فقیر
 ۸۲۔ قادسی۔ جناب محتج الحکم حکیم عبدالرشید صاحب اکبر آبادی
 سجدے میں سر جھکا دیا داور کے سامنے
 چستے زبیں سے بھٹتے برتنا فلک سے ابر
 اس خاک میں ہے بونے شہیدان کر بلا
 ہر فرد کا روانِ حبیبی کا دشت میں
 لب نشہ زخم خوردہ بدن اور دلبین داغ
 یہ ظن تھا امام کا خود کٹ گئے مگر
 کیا دیکھتا نکلا اٹھا کر وہ سمت آب
 قادسی غم حسین کو دل میں رکھو جواں
 ۸۳۔ قمر۔ جناب سید قمر حسن صاحب بریلوی تلمیذ حضرت شوخ اکبر آبادی
 پہنچے حیدر لاشہ اکبر کے سامنے
 اصغر کی لاش بازو کو دیں جا کے کس طرح
 بھاگڑ مچی تھی غل تھا کہ عباس آگئے
 جائے سوئے جیم کو جنت کا رخ کرے
 حردم کے دم میں نار ہے ہو بجا بہشت میں
 ہر فرات قدر تری کرتے کیسے حبیب
 چاہا بہت بہن سنے کہ بھائی نہ ذبح ہوں
 کیا غم قمر جو دل میں ہے داغ غم حسین

سر شاہ کا قلم ہوا خواہر کے سامنے
 جس نے بڑھایا ہاتھ کو جلا کے سامنے
 بستر لگا دے رومہ سرد کے سامنے
 ۸۴۔ تکلین علی حسین کو خنجر کے سامنے
 کرتے دعا امام جو داور کے سامنے
 جو سجدہ سا ہے رومہ اہل کے سامنے
 سینہ سپر تھا نیزہ و خنجر کے سامنے
 مرد جرمی تھا فوج شکر کے سامنے
 اعلا ر حق بلند کیسے شہر کے سامنے
 کوثر تھا سبط ساقی کوثر کے سامنے
 جانا ہے تم کو داور محشر کے سامنے
 ۸۵۔ بریلوی تلمیذ حضرت شوخ اکبر آبادی
 دینا مگر سیاہ کھٹی سرد کے سامنے
 اک مرحلہ تھا پیش یہ سرد کے سامنے
 بزدل ہٹنا کیا کوئی صغیر کے سامنے
 وہ راستے تھے حرد داور کے سامنے
 چلتی نہیں کسی کا قدرت کے سامنے
 کوثر تھا ابن ساقی کوثر کے سامنے
 کچھ بس چلا مگر نہ مفتہ کے سامنے
 ہو گی ندیہ شافع محشر کے سامنے

۸۴۔ قمر مخمّرہ قمر صبا جبہ المہ جباب سیلہا جرمین صاحب اہل کلک جہانسی
اکبر چلے ہیں سب طبع میر کے سامنے لینے کو اذن بانو نے منظر کے سامنے
اسلامیوں کے ہاتھ سے اسلام مٹ گیا گھر جل گیا نام بھرے گھر کے سامنے
عباس سے مقابلہ لشکر نہ کر سکا کیا آتا ابن جبار صغیر کے سامنے
جامہ لہو سے سرخ ہو رہا دو لہا بن گیا آئی عروس مرگ جو اکبر کے سامنے
لاش پدر کو کرتے ہیں کھڑوے پائمال یہ کیا غضب ہے شاہ کی دختر کے سامنے
امت کا بیڑا پار لگانے کے واسطے سر تھک یا حنین نے خنجر کے سامنے
کچھ غم پیاس کا تھکا نہ خنجر کا خوف تھا بخشش کا مرحلہ تھا بہنجر کے سامنے
پڑھتی ہوں لوح شہ تو یہ حوروں میں شور ہے بلبل چمک رہی ہے گل تر کے سامنے
امت کے ہاتھ سے لٹا احمد کا گھر قمر چٹا نہیں ہے زور مقرر کے سامنے
۸۵۔ قمر جباب سیلہا فضل حسین صاحب رضوی سہن واری چولسی ضلع بلنہ پشتر
خو رشید ماند ہے رخ اکبر کے سامنے یعنی کہ ہم جتنی تیسیر کے سامنے
رہتے تھے سرنگوں علم فوج اہل کیں عہد رسول پاک میں جعفر کے سامنے
کل روز حشر گوہر اشک انجم حسین رکھ دوں گا جا کے شاعر قمر کے سامنے
اہل نظر نے دیکھ لیا وقت دارد گمر زور ید اللہی درخبر کے سامنے
نورے شجاع توں کے سردوں کو نکل گئے بے جان ہو کے رہ گئے لڑکے کے سامنے
آیا نہ کوئی اور بجز حیرت سر لیں لڑنے کے واسطے علی الصغر کے سامنے
لے ساکنان عالم ہستی نہ کیجھے بخت رسا کا ذکر سکندر کے سامنے
عباس نامدار نے آخرد کھا دئے پڑتے تھے دن جو جنگ میں لڑکے کے سامنے
ارزن فنون جنگ میں گو بے نظیر تھا پر جم سکا نہ دلبر شہر کے سامنے
بخت رسا نے کی جو مدد ہے یقین مجھے ہو سچاں گامیں بھی قمر تیسیر کے سامنے

آلِ نبی کے عشق و محبت کا ہے صلہ
 ۸۶۔ قیصر۔ جناب نیاز محمد خاں صاحب قیصر سہارن پوری تین، حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی بڑا اعلیٰ
 حرد ست لبتہ آیا ہے سرور کے سامنے
 اعدا کو خوب یاد ہے خیبر کا معرکہ
 آئی ہے داد خواہی کہ محشر میں فاطمہ
 کوئی کہیں ہے مونس دیا در حین کا
 میت تڑپ کے رہ گئی سرد لے جب پڑھا
 لے کو فیو خدا پیر کا خوف کھاؤ
 قیصر جاں کے دینے کو تدریس بندگی
 ۸۷۔ قیصر۔ جناب سید شوکت علی العابدی بریلوی ہیڈ مولوی ریلوے ٹیڈ لہ ہائی اسکول گڑھ
 بل کی جولی تھی خیر صدف کے سامنے
 تار یک دن ہے زینب مضطر کے سامنے
 دہہ تھا پھر حین کی دختر کے سامنے
 بنت اسد عار کے لہو جب گئیں قریب
 پیدائش علی سے لحد کا نیتی رہی
 ہل کر جگہ سے اپنے پکارا خوش آمدید
 کرنا ہے وزن عباد و عبادت کے فعل کا
 نام حین لاکھ مٹایا نہ مٹ سکا
 گھائے مصطفیٰ سے ہو گلزار یہ زمیں
 مقنع ہے اہلبیت کے سر پہ نہ چادریں
 اللہ رے ثبات کہ بعیت نہ کی قبول
 در کھل گئے ہیں خلد کے قیصر کے سامنے
 یعنی عطا وجود کے سیکر کے سامنے
 کس طرح انہیں ثانی خیر کے سامنے
 محشر پہا ہے اور بھی محشر کے سامنے
 لاشے پڑے ہوئے ہیں اکثر کے سامنے
 صغریٰ کا نامہ لاشہ اکبر کے سامنے
 بھائی کے سر کو لاؤ نہ خواہر کے سامنے
 سر رکھ دیا حین نے خنجر کے سامنے
 بریلوی ہیڈ مولوی ریلوے ٹیڈ لہ ہائی اسکول گڑھ
 کھلے پڑے ہوئے ہیں وہ آذر کے سامنے
 لاشے پڑے ہوئے ہیں برابر کے سامنے
 روئی کہیں جو شہر ستمگر کے سامنے
 دیوار مسکراتے لگی در کے سامنے
 پائی نہ قبر میں بھی اماں مر کے سامنے
 آئے جو مریضی در خیمبر کے سامنے
 آئے غارِ مرتبت حیدر کے سامنے
 آیا وہ سب بزدل بد اختر کے سامنے
 لکھا تھا کہ بلا کے مقدر کے سامنے
 آئے ہیں یوں بزدل شکر کے سامنے
 سرشہ نے پیش کر دیا خنجر کے سامنے

اللہ سے جو اس کے قاتل کھڑا ہے پاس
اک خادئی شاہ یہ نہ پناہ یہ غم دور

۸۸۔ کلیم۔ جناب سید رشید حسین صاحب تقویٰ سیداری ضلع فیض آباد دادوہ (کلکتہ)
شانِ ہجوم علم ہے یہ سرور کے سامنے
اکبر جوان مر گئے مادر کے سامنے
بلے پردہ آل پاک تھی لٹک کے سامنے
بیت سے ہاتھ رھنج کے رکھنے کو اپنی با
اللہ سے مہر سارے زمانے کی منتخیاں
خلاق کائنات کی جتنی تھی کائنات
نئی سی قبر کھود کے اہل جہان آہ
مقتل میں وقت صبح سے ہنگام عترت
طے کیں رہ رضا میں بڑے مہر و نگر سے
آساں ہوا کلیم وہ دل کے نبات سے
۸۹۔ گھر۔ جناب ابی۔ علی امام صاحب ضوی صدر انجمن اصغری شاہ گنج۔ آگرہ
بلے نور سے تھے سب مہا نور کے سامنے
لے آیا مشک بھر کے وہ غازی فرات سے
ششما ہی کہ شہد کیا کس لئے لعین
اک کھلبلی سی پڑ گئی فوج یزد میں
پانی پلا دے مجھ کو پیاسی ہوں دیر سے
جھلے زین پیشش امت کے واسطے
کا پنی زمین خستہ سا اک ہو گیا پیا

محو نماز شاہ ہیں خجبر کے سامنے
کیوں جسیریل حضرت قہر کے سامنے

فوجیں ہوں جیسے ایک دلاؤ کے سامنے
چلتی نہیں کسی کی مفت ر کے سامنے
عشر با تھا عابد مضطر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے خجبر کے سامنے
پانی تھیں مہبت علی اصغر کے سامنے
کیا شے تھی خون سبط یمیر کے سامنے
اصغر کا سر جدا ایک اڈر کے سامنے
کیا کیا ہوا نہ سبط یمیر کے سامنے
جو منزلیں تھیں شاہ کی فوج کے سامنے
جو امتحان سخت تھا سرور کے سامنے
یعنی کہ شاہزادہ اکبر کے سامنے
ہزارہ کوئی ثنائی جیسے سرور کے سامنے
کیا دے گا تو جواب یمیر کے سامنے
کفار رکتے کسی طرح اکبر کے سامنے
بولی سکینہ ستر ستر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے خجبر کے سامنے
بھائی کو فوج کر دیا خواہر کے سامنے

ستائے اہلیت گیا جب فرات پر
 پیاسے بیب فرات گہر جو ہوئے شہید
 ۹۰۔ گل۔ جناب شہاب الدین صاحب اکبر آبادی تلمذ محمد سرور انصاری قادری اکبر آبادی
 آیہ کوئی ساقی کو تر کے سامنے
 اللہ رے رعب تہنہ لکھنے لشکر کے سامنے
 اک حشر کا غم نہ تھا اک یاس کا مقام
 وہ چاند جس کو کہتے تھے نصیر مصطفیٰ
 پیاسے شہید ہو گئے جہان کر بلا
 امت کی معجزت کے لئے گھر لٹا دیا
 اللہ رے غبط کام لیا صبر و شکر سے
 وہ گل کہ جس سے رونق طیبہ تھی ہاؤ گل
 ۹۱۔ لطیف۔ جناب لطیف احمد صاحب بھرتوی تلمذ حضرت تیاں مرحوم مفتی
 جو در کھلا تھا ماورائے در کے سامنے
 جانا بے مجھ کو ساقی کو تر کے سامنے
 باند کا چاند آیا جو لشکر کے سامنے
 مانا فرات پر تھی عینوں کی لاکھ فوج
 دوا چار، چھ نہیں ہیں بہتر ہیں دلیں داغ
 بے فکر ہو گیا ہوں غم دو جہاں سے ہیں
 یہ دل تھا شہ کا پاتھوں سے پیچو کو کھو دیا
 سو کھلے لبوں پہ موج تبسم تھی بار بار
 شکل بنی و شان علی شوکت حسین
 بر چھی کا ذکر کیا ہے کسی کے پسر کو آپ
 بے شیر کے گلے پہ لگا جب سم کا میتر

آیہ کوئی ساقی کو تر کے سامنے
 نکلے وہ جا کے خلائق کو تر کے سامنے
 اکبر آبادی تلمذ محمد سرور انصاری قادری اکبر آبادی
 اللہ رے رعب تہنہ لکھنے لشکر کے سامنے
 کرب و بلا میں سبب تبسم کے سامنے
 تھا خاک پر پڑا ہوا سرور کے سامنے
 چلتی نہیں کسی کی مقدس کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 گھر آئے شہ نہ لاشہ دلبر کے سامنے
 تھے خاک پر پڑے ہوئے سرور کے سامنے
 سجدہ مجھے روا ہے اسی در کے سامنے
 قہر کو چین آئے گا حیدر کے سامنے
 ظاہر سحر تھی شام کے منظر کے سامنے
 دو ہاتھ کا تھا کام شہناور کے سامنے
 لائیں گے رنگ شافع محشر کے سامنے
 کچھ غم نہیں رہا غم سرور کے سامنے
 ہاتھوں پہ لاکے فوج لشکر کے سامنے
 کو تر چمکتا جاتا تھا مصر کے سامنے
 دنیا میں کون تھا علی اکبر کے سامنے
 دیکھیں طمانچہ مار کے ماور کے سامنے
 معصومیت ترپ گئی لشکر کے سامنے

دل میں لطیف جن کے نہیں عشق بیختم
کس منہ سے آئیں گے وہ پیڑ کے سامنے
۹۲۔ مظهر جناب محمد سکور صاحب اکبر آبادی تلمیذ حضرت ایمان چیموری
ختم ہیں ملائکہ کے بھی نعمت کے مرتبے
لے کر زبان خشک اب آیا ہوشیہ خواہ
ہر اک کو موت آنے لگی سرب نظر
سبط بنی کی یاد میں رونے کا ہی صلہ
انبار گھروں کے مظهر کے سامنے

۹۳۔ مصطفیٰ جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب اکبر آبادی
حسینؑ لورج غایاں حسین خضر جہاں قطعہ حین حجت حق شمع بزم کون و نکال
حسین گلشن توحید کا گل یکتہ
حسین دین خدا و بنی کے روح رواں

مسموں جو آئے مدحت جید کے سامنے سلام کو تر چھلک کے آگیا منبر کے سامنے
زق حسین اور جھکے خجھ کے سامنے
لے سبط مصطفیٰ ترے ایتار کے نثار
شیر کی شہادت عظمیٰ بنی سیر
کہتے تھے شاہ نذر کو کیا لاؤں لے خدای
یہ ہدیہ اخیر ہو مقبول بارگاہ
ہر دانہ جمال تھے انصاف و وفا
کیونکہ لڑاتے جان نہ جانبدار کو بلا
کرام ٹھ گیا کیا اصغر نے جب جہاد
اے مصطفیٰ دعا ہے یہ ہر صبح اور ما
۹۴۔ مصطفیٰ جناب سید ابو حامد صاحب چیموری اکبر آبادی تلمیذ حضرت مصطفیٰ مظلہ العالی
سر دہلے اپنے مصطفیٰ والوں نے
وہ کام کیا ہے کہ بلا والوں نے
اُف کی نہ رہ حق میں رضا والوں نے
تا حشر نہ اسلام جسے بھولے گا



جناب سید مصطفیٰ حسین صاحب مصطفیٰ اکبر آبادی

سلام

اصغر کے سامنے علی اکبر کے سامنے
 سر کیوں نہ جھکتا شمر کے خنجر کے سامنے
 کھا کر گلے پہ تیر ستم سگرا دئے
 امت کا پاس، قول پیر ارضائے حق
 ہر قدم پہ کوفہ کی منزل پہ حریت
 آئینہ جمال پیوستہ تھے سر بس
 اس درجہ نوجو سجاد تھے تیغوں کی چھاؤں ہیں
 اتنا ہی ہوتا جاتا تھا اسلام سر بلند
 مضطر سمیٹ لے ڈرا ثواب علم حسین
 ۹۵۔ محسن۔ خباب محمد محسن صاحب اکبر آبادی روئی منڈی تھانہ گنج اگر

بے سرو ہوئے تو بن گئے سرتاج حریت، رباعی کس شان سے ملی ہے یہ معراج حریت
 محسن حسین ابن علی فسطحہ کے لال دراصل تھے شہناز و امواج حریت

سلام

کچھ اور ہی تھا سبط پیر کے سامنے
 کرتے نظر کو اپنی وہ سوئے فرات کیا
 جتنے تھے تنگ امت غیر اور ملی وہ سب
 ساپ نکلن تھی چادر تطہیر سر بس
 بد بخت بھول بیٹھے عنایات لازوال
 تھے سبط مصطفیٰ خلف شیر گیسریا
 وہ دے کی سلطنت ہو کہ دنیا کی سلطنت
 کیا سر کو اپنے رکھتے وہ خنجر کے سامنے
 شہنشاہ اور چہ ستم کوڑے کے سامنے
 تھے تیغ کوں شبیر پیر کے سامنے
 تھا آگ عجاب خاص ہرک سر کے سامنے
 جو بیٹنے والی چیسہ تھی اس کے سامنے
 جھکتے وہ کیا بزدل بد اختر کے سامنے
 تھی شہت خاک جلوی اکبر کے سامنے

کرتی تھی دل دو نیم ٹوٹ ڈو افتخار کی
محسن جو انگ تازہ ہیں بند و غم حسین

بجلی تھی مانند تیغ دو پیکر کے سامنے
ہے رشکِ مانتاب نظر کے سامنے

۵۹ منظور جناب مفتی منظور احمد صاحب سیفی اکبر آبادی
روشن ہے زمانے میں تراجم حین تعلیم اسلام تھے دم سے ہے اسلام حین
ترکیب عمل بخش امت لہڑی کیا خوب تھا والد اللہ تراجم حین

زینب کھڑی ہیں خیمہ اطہر کے سامنے
 بھاگے لیں یہ ہیبت عباس چھا گئی
 اس کسی میں شوقِ شہادت تو دیکھئے
 آنکھوں سے گر پڑے جو عزائے حسین ہیں
 الحرم میں ایک قیامت سی تھی بسپا
 کچھ ایسی ڈر گئی تھی سکینہ لہین سے
 اُنک غمِ حسین بڑے کام آئیں گے
 مقتل میں جا کے نامہ صغرِ احیں لے
 جب ظہر تک شہادتِ اصغر بھی ہو چکی
 سہلں خوشی سے امتِ مروحہ کے لو
 منظور اب تو ہند میں لگتا نہیں ہند
 ۹۶۔ مختصر - جنابِ ستار علی مقدس صاحبِ
 اکبر جو آئے شام کے لشکر کے سامنے
 کیونکر غمِ حسین سے سرشار دل نہو

زینب تڑپ کے رہ گئی کچھ بھی نہ کر سکی
 بچوں کی اعلش کی صدا ہے جگر ننگا
 نیرنگیاں تو دیکھئے دینا سختی کل خلاف
 ہلکے ہیں ایک قطرہ سے امت کے گل گناہ
 دربار ہے، یزید ہے، امت ہی آل ہے
 کیونکر نہ آب آب ہو پانی فراست کا
 جلتی ہو ریت اور مقدس جبین شاہ
 ۹۸۔ ممتا ز محترمہ ارجمند بالوصاحبہ مرحومہ
 شمر آیا بہر قتل جو سرور کے سامنے
 لے شمر تین روز کے پیاسے پر رحم کر
 دشت دعا میں کوئی نہ آیا بے مصاف
 سجاد کے سیا کوئی باقی نہیں رہا
 لاکھوں شہید یوں تو ہیں سائے چمن
 آئے جو دن میں حضرت عباس جنگ کو
 ممتا ز آرزو ہے مجھے قبر بھی ملے
 ۹۹۔ موسوی۔ خباب سید الواتھا سم صاحب
 اکبر جو قتل ہو گئے سرور کے سامنے
 جس وقت حلق پر لگا پیکاں تو سہم کر
 زینب سے ضبط ہو نہ سکا آئیں پیٹتی
 ہر ادا کے وعدہ طفلی خوشی خوشی
 سر پیٹو رو، خاک ملو منہ پہ مومنو
 ہے ہے انہی کے بین کئے سر کو پیٹ کر

بھائی کا سر جڑا ہوا خواہر کے سامنے
 عباس کہہ کے رو دیئے سرور کے سامنے
 عالم جھکا ہے اب مگر سرور کے سامنے
 کیا ہیں وہ خون ناحق سحر کے سامنے
 منظر عجیب ہے عابد مفسر کے سامنے
 اک بوند بھی نہ لاسکا صنم کے سامنے
 دن میں بھی ہے خالق اکبر کے سامنے
 ۱۰۰۔ مہر کربلائی اکبر آبادی (مروجہ کی بیاض یہ سلام لا)
 سجدہ میں سر تھا شاہ کا خنجر کے سامنے
 زینب کرے گی شکوہ پیر کے سامنے
 عباس نامدار و دلاور کے سامنے
 سب قتل ہو گئے مشہور کے سامنے
 چننا نہیں ہے کوئی بہتر کے سامنے
 آیا نہ کوئی شہر غصہ کے سامنے
 دربار ابن سائی کوثر کے سامنے
 ۱۰۱۔ صاحب ابن میرن صاحبہ بات کھما
 تنہا جین رہ گئے شکر تھے سامنے
 محصور تنگ رہ گیا سرور کے سامنے
 جب شمر آیا ذبح کو سرور کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 سر کٹ گیا حسین کا خواہر کے سامنے
 بنت علی نے لاشہ بے سر کے سامنے

ہنا خوشی سے طوق کو بیمار و زار سے
 رکھا تھا دل دکھانے کو ہنسے پہ شمرنے
 قتل ٹیک پڑے جو غم شہ میں چشم سے
 جس دم سنا سفر میں پد لے نہ جائیں گے
 لے تو سوی ہے بزم ادب مجلس حسین
 ۱۰۰۔ منظر۔ جناب سید علی محمد
 صاحب اکبر آبادی

ابن علی و سبط پیغمبر کے سامنے
 کیا ہو گیا یہ زینب مصطر کے سامنے
 رکھنی سختی لاج امت احمد کی اس لئے
 اللہ رے ضبط شانے شکر خدا کیسا
 بے اختیار ہو گئے مغرور سب کھڑے
 منظر دعا ہے اپنی یہ پوری کرے خدا

۱۰۱۔ مطاہر۔ جناب سید علی مطاہر صاحب جعفری بی۔ لے (علیک) اکبر آبادی
 ہنگام عصر آیا جو سردور کے سامنے
 سر دیے اپنا بخشی ہے اسلام کو جیات
 کلمہ نہیں زباں پہ بحر شکر دوسرا
 اللہ رے پاس وعدہ فرزند مصطفیٰ
 بخئی بیکی ہی بیکی ہر سمت وقت عصر
 غم، ضعف، نا اوائی، اسیری، ہجو، مایوس
 دار غم حسین مطاہر پہ لے نجات

لایا جو شمر عابد مصطر کے سامنے
 فرق حسین زینب مصطر کے سامنے
 اسکی جزا بہشت ہو داد کے سامنے
 صفرا لے رو دیا علی اکبر کے سامنے
 بیٹھوا دب سے ذاکر سردور کے سامنے

بیکار سختی فرات غفصفر کے سامنے
 بھائی کو قتل کر دیا خواہر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے حجر کے سامنے
 بیٹا جوان بڑا پا جو سردور کے سامنے
 پہنچے جو اہلبیت شکر کے سامنے
 جنت میں گھر بنے مرا کوثر کے سامنے

سجائے میں سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
 دل کیوں جھکے نہ سبط پیغمبر کے سامنے
 گو میت صغیر ہے سردور کے سامنے
 سر خم ہے قتل گاہیں خنجر کے سامنے
 کرب و بلا میں سبط پیغمبر کے سامنے
 کیا کیا نہیں ہے عابد مصطر کے سامنے
 جاؤں گا سیکے داد و خمر کے سامنے

- ۱۰۲۔ مست۔ جناب علا الدین صاحب انصاری تلمذ قبلہ مولوی نذیر احمد صاحب اکر آباد
 لعش جو ان ہے بن جید کے سامنے
 اس طرح فوج بھی علی اکبر کے سامنے
 بیک اجل ہے ہیرت کی تشہ لب
 باب جیم سے در جنت میں آ گیا
 نر فرات ایسا تو لازم نہ تھا تجھے
 یہ وہ ہیں زیر سایہ تلوار رہتے ہیں
 جاننا قوم کے لئے مسکن بھی کہیں
 لے مسمت لال ہائے باخشاں بھی ماہیں
- ۱۰۳۔ ہر بان۔ جناب سید اشفاق احمد صاحب تلمذ جناب غلام محی الدین صاحب رگین
 کرل کی دھوپ اور گل تر کے سامنے
 نر فرات کچھ تجھے زیبا نہیں غرور
 خون شہید ناز کا کیا خوں بہا ہوا
 عباس کہہ رہے تھے کہ رو نہ تجھے یہ
 کرل میں لا الہ کی تکمیل کے لئے
 اکبر کہہ رہے تھے کہ حیم میں لجاو
 عباس قاسم اکبر و اصغر تو چل بسے
 گھر کو لٹا کے جاتے ہیں لوشاہ کر بلا
- ۱۰۴۔ مومن۔ جناب مولانا بخش صاحب انصاری اکبر آبادی
 تنہا تھے شاہ فوج ستر کے سامنے
 لائی فرات پانی نہ اصغر کے سامنے
 یا حشر ہے یہ مادر مضطر کے سامنے
 جیسے گھٹا ہو ماہ منور کے سامنے
 یا تیر آ رہا ہے یہ اصغر کے سامنے
 تقویٰ ہے اسج حمر کے مقد کے سامنے
 آنکھیں دکھائیں صاحب کوٹہ کے سامنے
 ڈرتے نہیں ہیں موت منظر کے سامنے
 جنگ احد میں ہی نہیں خیبر کے سامنے
 اشک غم شبیہ پیست کے سامنے
- ۱۰۵۔ صاحب تلمذ جناب غلام محی الدین صاحب رگین
 مجبور تھے ناست مقدر کے سامنے
 قطرہ کی ہستی کیا ہے سمندر کے سامنے
 نہرا کہیں گی دلاور محشر کے سامنے
 پہنچا سکا نہ پانی میں خنجر کے سامنے
 سر رکھ دیا حینٹائے خنجر کے سامنے
 دم توڑوں جا کے مادر مضطر کے سامنے
 ہے اب حین نذر نذر کے سامنے
 بخشش کا سہرا سر پہ دواد کے سامنے
- ۱۰۶۔ مومن۔ جناب مولانا بخش صاحب انصاری اکبر آبادی
 زخے میں جیسے شہر موٹک کے سامنے
 شرمندہ ہوئی ساقی کوٹہ کے سامنے

گو ہو گئے شہید سنگر کے سامنے
چلتی نہیں کسی کی مقدر کے سامنے
تختِ ارہے تختِ لاکھ بہتر کے سامنے
کیا منہ جو آئے داؤدِ محشر کے سامنے
سر دے کے سائے کتبہ کو دار کے سامنے
در نہ فرات لاکھ تھیں اصغر کے سامنے
بھائی کا قتل جب ہو اغواہر کے سامنے
بندہ اک آ رہا ہے ترمجور کے سامنے
آیا جتیر گزینِ انصاف کے سامنے
ہوں گے نفعِ اشک یہ داؤد کے سامنے

۱۰۵۔ مطا ہر۔ جناب سید محمد مطا ہر صاحب اکبر آبادی ملنگر
بیٹا جو ان مرگیا سرور کے سامنے
یوں جاؤں گا میں داؤدِ محشر کے سامنے
آیا جو سر حنین کا خواہر کے سامنے
کس منہ سے جائے گا زیمیر کے سامنے
کہتے تھے رشتہ یہ شام کے لشکر کے سامنے
یہ سر جھکے گا حنا لک اکبر کے سامنے
میں شرمسار ہوں نہ نیمیر کے سامنے
ہے ار گیا فقیر ترے در کے سامنے
محبوب ہوں گا قبر میں چلے کے سامنے
جاؤں میں جب کہ غائب اکبر کے سامنے

ہا را یزید جیت ہوئی شاہِ دین کی
لنا تھا جس کو مرتبہ وہ مل گیا یزید
اللہ کیا شجاعت آلِ رسول بختی
لے شمر بہرِ بخشش عیدیاں تو حشر میں
ہیں امتحان مہر و رضا میں وہ بزمِ باب
نانا کہ تشنہ لب تھے یہ حکمت بختی راز تھا
گذر احوال و ضبط سے دلِ آن کی مگر
مچو نیازِ ناز ہے سرور کو لئے ہوئے
لڑا ہوا زمین کی ہر قطر آیا آسمان
مومن غمِ حنین میں گریاں ہوا بدن

۱۰۵۔ مطا ہر۔ جناب سید محمد مطا ہر صاحب اکبر آبادی ملنگر
چلتی کسی کی کب ہے مقدر کے سامنے
اصغر کا خون مل کے شہد دیں نے یہ کہا
سب قیدیوں میں ایک تلامح ہوا بیا
لے غمِ رشتہ یہ فلم کئے یہ بڑا کیسا
تصویرِ مصطفیٰ کو ملایا غضب کیسا
بوسے حنین ہو گی نہ بیعت یزید کی
کہتا تھا حرکے بخشش دینِ نیر می خطا حنو
دے بھر کے جامِ ساقی کو ترسکے لاؤں
رومنہ بہر گم ہیں جان سکاسے شہِ اہم
عیدیاں کو بخشا انا مطا ہر کے یا امام

۱۰۶۔ قہر جناب سید محمدی حسین صاحب یدی شکوہ آبادی سیر داسر تھیں جن کی گرو
 درج ادھر گرا ادھر غر گر دیا بھاگا کسی نے خوف سے فخر گر دیا
 نگیر کی بلز کہ بس در گر دیا اک شور تھا کہ قلہ خیر گر دیا

آساں ہوئیں ہیں مشکلیں جیڈ کے سامنے

خود کو غلام بھائی کو آقا کہا صدا ارماں رہا کہ بھائی کو بھائی نہیں کہا
 اللہ سے اطاعت عباس بن باوفا جب کچھ کہا امام نے سر کو جھکا دیا

ادب کیا نہ سر کو برا درگے سامنے

سامان عیش اور وطن آہ گھر چٹھا عزت لئی رسول کی سامان و زولٹا
 سارا چمن بول کا دہر میں کٹا لیکن رضائے حق سے نہ پیچھے ڈرا مٹا
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے

بھٹلائے اپنے لال قریں اور یہ کہا زینب تمہارے صادقہ ہوا لے میرے لقا
 بھائی پہ چھا گئی ہے مرے غم کی پکھٹا کل سب سے پہلے کیجیو تم اپنے سر خدا
 شرمندہ کیجیو نہ میرے کے سامنے

حضرت نے جو کہا وہ لیں چپ نہائے مانا حدیث کی نہ وہ قرآن سے ڈرے
 پانی دیا نہ ان کو لیں خود پیائے ظلم و ستم حسین پہ بے انتہا کئے
 کاٹا سر حسین کو خواہر کے سامنے

کڑیل جواں شبیر پیہر گیا شہید عباسی ساجری و دلاور کیا شہید
 تیرہ برس کا بیڑ غصنفز گیا شہید کل کا امام دین کا رہبر کیا شہید
 پر انتہائے ظلم ہے اصغر کے سامنے

یارب تو اپنے قہر کی مقبول کر دنا عاصی ہے کھو چکا ہے تری یاد مطلقا
 دل جب اہمیت سے بھرے تری خدا وسعت دے نجم کو اور وہ توفیق کر عطا
 پیو بچوں مزارِ محبت ہمیں دے سامنے

۱۰۶۔ مختار۔ جناب مختار احمد صاحب باغبانوی برائے خواجہ اکبر آباد

جنت مدام کرنی تھی لشکر کے سامنے تاعذر ہونہ داد و ستمگر کے سامنے
سنہ لے کہا یہ قوم ستمگر کے سامنے

لے قوم کیا بنی کا لوا سہ نہیں ہوں میں کہ دو کہ تین روز کا پیا سالین ہوں میں
کس طرح منہ دکھاؤ گے داد کے سامنے

بہتر سے لوٹ جاؤ کہ حسین کو یا تم جہاں پہ اچھا سمجھتے ہو بھیج دو
پہو بچا دیا یزید ستمگر کے سامنے

لیکن ہوا نہ قوم لعین پر کوئی اثر خیر نکالاشاہ نے الفقه مختصر
تیرا اس طرف سے آئے جو سرو کے سامنے

چلنے کی دھن سوار تھی رکنے کا کام کیا پیدل ہوا سوار ہو دو ہو کے رہ گیا
جب آ گیا حاکم کے خیر کے سامنے

اک دم کے دم میں فوج شکر فنا ہوئی پہلی تو کصف نظر بھی نہ آئی کہ کیا ہوا
کیا تاب شکر یزید کی گوہر کے سامنے

دل میں بھری ہوئی سگ دنیا کے آگ تھی دولت سے کتنی شکر ستمگر کو لاگ تھی
شکر کو شکر کیا زر کے سامنے

دارغ غم حسین بنی کو دکھاؤں گے مختار کہ تار سے مدینہ کو جاؤں گا
بڑھ کر سلام روضہ اطہر کے سامنے

۱۰۸۔ نندہ۔ جناب حاجی الحرمین الشرفین علی مختار صاحب مدظلہ العالی اکبر آبادی

عذر شکر ان کا جلوہ ہی ہر گھر کے سامنے آنکھوں کے دل کے سینے کے اور سر کے سامنے

کیوں حرم ملہ نہ سمجھایا اصغر کے سامنے جانا ہے مجھ کو حنا بق اکبر کے سامنے

بیشک چراغ خانہ کعبہ جین ہیں
 کیا لطف ہوتا دوش بنی پر علی دلی
 کافی ہے صفت لفظ تو لا حسین کا
 تراں تمام ایک ہی صورت میں یوں کیا
 نیزہ پر چڑھ کے بھی نہ جھکا بغیر حرکت
 لئے تیری شان بند ہو پانی فرات کا
 یوں پشت کر بلا کو دکھائے امام پاک
 س وصل کا مزا کوئی پوچھے جین سے
 بعرض تیسری بھی نہ آ کی قبول ہو
 ۱۰۔ انا ز جناب سید انتظار رضا صاحب رضوی عالمی متعلم اکبر آبادی
 تیری شان نماز کیا کہنا قطعہ عبادت لہذا کیا کہنا
 موت پر زلیت بنی چھایا ہو تیرے مرنے کا راز کیا کہنا

سلام

بھک جائے عرش اوج مقدر کے سامنے
 بن رکھا خلق تیر سنگ کے سامنے
 لکھول کہیا بھی نے لے سانی غدیر
 خلق عظیم نہ کیا منہ دیکھتا ہوا
 سرست سے دیکھتی رہی لیلی اتات رام
 غار تھا نماز کا دوشیں رسول پر
 لکھوں میں اشک ہاتھ میں شمشیر حیدری
 الت پہلے زباں کی سسکا رو دے

بستر اگر ہو اپنا ترے در کے سامنے
 اک کھیل گویا موت تھی اصغر کے سامنے
 جھکٹ ہے لے کٹیوں کا ترو در کے سامنے
 بھائی کا خلق کٹ گیا خواہر کے سامنے
 شمع جلا کے چہرہ اکبر کے سامنے
 تکمیل آج ہوتی ہے خنجر کے سامنے
 شہ پہن لکھنے تربت اصغر کے سامنے
 محشر اٹھا خوشی اصغر کے سامنے

نیزہ پہ فزق شاہ کی معراج دیکھ کر
ہاتھوں پہ خود جیات کا خلعت لٹی ہوئے
شیر سر جھکائے ہوئے دل کو تھام کر
مقبولیت کی ناز سمجھے بھی نہ سکے

۱۱۰۔ نامت۔ جناب سیدنا نبی رضا صاحب رضوی اکبر آبادی

اے حسین اے جان احمد شاہکا رکو بلا قطعہ لے حنین لے قائل حق رہبر راہ رضا
اے حسین لے پاسان امت ختم رسل لے حسین لے نامدا لے کشتی دین خدا

سلام

عباس و قاسم و علی اکبر کے سامنے
جاں کیوں نہ کرنا اپنی تصدیق امام پر
ترت بنا کے کہتے تھے اصغر کی شاہ دین
محویت حنین تھی اس وقت دیدنی
امت نوازی شہ دلگیر الاماں
یہ آرزو ہے نابھ محزون کی لے خدا

۱۱۱۔ نظیر۔ جناب نظر خاں صاحب کربلائی اکبر آبادی

شکر ہے اور نہ صاحب لشکر کے سامنے
بابائے ہیں جب سے خبر تک می نہ لیا
راضی رضائے حق پہ اور امت کی واسطے
کہتے تھے شاہ یانی پلا دو صغیر کو
ہے آرزو نظیر کی تیری جناب میں

سر جھک رہا تھا خالق اکبر کے سامنے
صغیر کا یہ بیاں تھا کہو تر کے سامنے
سر رکھ دیا حنین نے خنجر کے سامنے
اصغر زباں دکھا تو تھے لشکر کے سامنے
برغن ہو میرا دھڑا اظہر کے سامنے

۱۱۲۔ مات جناب سید ذوالفقار محمد رضا صاحب تلمذ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مدظلہ العالی

بہر سخات آیا وہ رہنبر کے سامنے
یوں کہ بلا میں حضرت عباس اُڑتے تھے
صغرا کا نامہ آیا ہے اُسٹھ کر اسے پڑھو
اصغر کا خون چہرے پر مل کر یہ بولے نہ
بڑھ بڑھ کے تیر مار لے تھے وہ جیلن پر
انٹک غم حین مسند میں بہشت کی
میں ملتا اُسے الفت جگر ازل سے ہوں

۱۱۳۔ ناوہم جناب محمد لطیف صاحب اکبر آبادی تلمذ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مدظلہ العالی

ہر تنخ خمر تھی شیخ دوپیک کے سامنے
ننگیل بندگی تھے سیکے قتل نگاہ میں
کس کی مجال تھی کہ اٹھاتا نگاہ کو
باقی رہا تھا دین پر مٹنے کو اک صغر
امت کے سٹھوالے کی خاطر سہی تھی ظلم
دل میں ازل سے قوت اجاں تھی موجزن
نادم ہو دیدرو صغر در سٹھ نصیب

۱۱۴۔ نہات جناب شیخ نظر محمد صاحب اکبر آبادی تلمذ حضرت مصطفیٰ اکبر آبادی مدظلہ العالی

سر جھک رہا تھا خانی اکبر کے سامنے
اعدا تھے ماند یوں علی اکبر کے سامنے
مٹتے جو دیکھا دین خدا و رسول کا
رکھ کر رسول ہوتے تھے نکل جسکو سینے پر

بارغ جناب بخا حمر دلا در کے سامنے
صیے علی اڑے تھے پیغمبر کے سامنے
کھٹے تھے شاہ لاشہ اکبر کے سامنے
جاؤں گا اس طرح بھی پیغمبر کے سامنے
آتے نہ تھے جو درے غفٹنفر کے سامنے
جا کر رکھوں گا شافع محشر کے سامنے
کہاؤں گا ناب خانی اکبر کے سامنے
کیا آتا کوئی سبط پیغمبر کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
میدان میں ہم شبیہ پیغمبر کے سامنے
لائے ہیں شاہ اُس کو بھی لشکر کے سامنے
مچواری ٹک تھی جان پیغمبر کے سامنے
خمر کیوں نہ جھکتا سبط پیغمبر کے سامنے
ہر دم دعا ہے خانی اکبر کے سامنے
سجھو نہ سر حسین کا خنجر کے سامنے
جس طرح ذرتے ہر منور کے سامنے
سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
وہ سر رکھا ہے آج سنگر کے سامنے

کھینچا جو دن میں تیغ دو پیکر کو غیض میں
 رو رو کے بنست فاطمہ کہتی تھی بار بار
 قرآن ہو جیسے رطل پہ شیر لاسے یوں
 دل میں نہاں ہے صرف یہی ایک آرزو

۱۱۵۔ نظام۔ جناب غلام نظام الدین صاحب چشتی فقیر سی

باب حریم عرش کھلا سر کے سامنے
 سب دیکھتا ہے دیکھنے والا وفا جفا
 اللہ رے کمال رہنا کارِ محیی حسین
 وہ گھر نکار گزشتہ ایام ہو گیا
 عدو حیف کر بلا میں مٹا یا گیا وہ گھر
 میدان عشق تھنے کی گھات مل گئی
 اللہ رے وہ خشک زباں وہ دعا خیر
 ذکر حسین ذکر خفی ہے کہ قرب ذات
 ذوق دلا میں کس کو خبر تھی فرات کی
 پڑھو نظام منقبت شاہ کر بلا

۱۱۶۔ وفا۔ جناب شکر لال صاحب سیما جی اکبر آبادی

تقریر شہ نے کی وہ شکر کے سامنے
 کیا جانب فرات وہ کرتے کچھ التفات
 صخرہ کی کچھ جہنم ہوئی اہلیت کو
 ثابت ہے اس سے شامیوں کی صاف بولی
 تھا کوئی راز و نہ تھی کیا فوج اشقیاء

ٹہرانہ کوئی سبط سیمبر کے سامنے
 محشر میں داد دیوں گی میں دار کے سامنے
 اصغر کا یہ عالم اکبر کے سامنے
 دم نکلے میرا روضہ سرور کے سامنے

۱۱۷۔ نظام۔ جناب غلام نظام الدین صاحب چشتی فقیر سی

سر کھدیا حسین نے خنجر کے سامنے
 محشر پہا ہے داد محشر کے سامنے
 خوش ہو کے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
 باب حریم ناز تھا جس گھر کے سامنے
 کعبہ نے سر جھکا یا تھا جس گھر کے سامنے
 فارغ نے سر جھکا دیا خنجر کے سامنے
 دفتر کہلیں گے داد محشر کے سامنے
 قرآن پڑھا ہوں ہمیں کے سامنے
 پانی تھا اب زلیت بھی کوڑ کے سامنے
 جانا پڑے گا داد محشر کے سامنے

۱۱۸۔ وفا۔ جناب شکر لال صاحب سیما جی اکبر آبادی

کر دیتی موم ہوئی جو پتھر کے سامنے
 کوڑ تھا سبط سانی کوڑ کے سامنے
 آلو بجائے خط تھے کوڑ کے سامنے
 تھے سینکڑوں لعین ہتھیار کے سامنے
 ابن علی شجاع و دلاور کے سامنے

تفسیر ہے یہ راز شہادت کی مختصر
 دن میں امام کعبہ نے حجت تمام کی
 بے پردہ رہ سکے نہ حرم ہو کے سنگے سر
 تیر نصیبیوں نے نہ وہی فرصت نگاہ
 ہوتا اگر نہ صبر و رضا کا معاملہ
 ان ظالموں کا جن سے ہوئی خاک بالالہ
 تنظیم دین تھی مگر نظر اس لئے وقفا
 ۱۱۶۔ وقفا۔ جناب محمد سرفراز خالصا
 تیغ و تبر نہ نیزہ و خنجر کے سامنے
 لے دشت کہ بلا ہوئے غماں پر جو ستم
 اکبر کی یاد تھی علیٰ اصغر کا تھا خیال
 لاشے کو اس کے ہائے کفن بھی نہ مل سکا
 لڑا خاک زمین ہلی گھر اسکے ملک
 لے دشت کہ بلا ترسے اوراقِ نوچکاں
 دل پارہ پارہ ٹکڑے جگر پہ نہ ٹکڑے تھا
 اہل ملک شکی تھا یہ زباں پر کہ خیر ہو
 اللہ سے انقلاب بھرا گھر اُڑ گیا
 ماحل سے پیاسا جاتا ہے نہاں تراذات
 اہل وقفا تار ہوئے شہر پہ سرفراز

تو حید کی گواہی تھی خنجر کے سامنے
 تقریر کر کے فوج ستگر کے سامنے
 در پردہ تھے ہر ایک نظر دور کے سامنے
 صبح و فاختہ شام کے لشکر کے سامنے
 کیا آنا کوئی سبطِ پیغمبر کے سامنے
 کیا ہو گا حال داور مختصر کے سامنے
 سر رکھ دیا حید نے خنجر کے سامنے
 جب وارفتی اکبر آبادی ساکن بالو گنچھاؤنی اڑ
 سجدہ میں سر تھا خالق اکبر کے سامنے
 رہنا گواہ داور مختصر کے سامنے
 اراکوں کا جنازہ تھا اداور کے سامنے
 آیا تھا صلہ جس کو پیغمبر کے سامنے
 جب سر رکھا حید نے خنجر کے سامنے
 دھرائیں گے حید پیغمبر کے سامنے
 سر در کھڑے تھے لاشہ و لبر کے سامنے
 زخم میں جب حید تھی لشکر کے سامنے
 گویا قیامت ہو گئی سرور کے سامنے
 کیا آبر و رہی ترمی کو تر کے سامنے
 پھیرا نہ منہ یہ شان تھی خنجر کے سامنے

۱۱۸۔ ولی۔ جناب مولوی ولی الدین صاحب چشتی رئیس فقیہ دہلی

خیم ہوں نصرتِ رخِ حیدر کے سامنے
 اشکِ عزا نہیں دلِ مضطر کے سامنے
 مدحتِ سراہوں سبِ پیر کے سامنے
 پڑھ کر سلامِ روضہِ سرور کے سامنے
 فردوسِ یاجچین ترے در کے سامنے
 کردوں گانِ نذرِ تحفہ داغِ غمِ حسینؑ
 لڑاں تھے فوجِ کفر کے سرکشِ بڑے
 بے دین یہ چاہتے تھے کہ تیرے ہو سکی نہ حر
 ترے ثنائے حیدر کر رہیں زباں
 یادِ رخِ حسینؑ میں ڈوبا ہوا ہے دل
 سرہنِ رداں شہیدوں کے پیشِ سرِ حسینؑ
 یارانِ حشر یاد ولی کی نہ بھولنا

گزارش

گذشتہ تین سال سے زمِ ادب شاہ گنجِ اکرہ سالہ کی خدمت انجام دے رہی ہے اور اب تک سالہ نتائج
 کرا کے اکثر مفت تقسیم کر رہی ہے خیال یہ تھا کہ حضراتِ شہر اور ہمدردانِ سالہ ذوقِ سلیم رکھنے والے حضرات
 ہر سال ۲۰۰-۳۰۰ کاپیاں خرید کر زمِ ادب کا کچھ ہاتھ بچاؤ کے خیر میں ملادیں گے لیکن یہ خیال غلط نکلا۔
 لڑائی کیوجہ سے کاغذ اور پچھائی کے اخراجات بڑھ گئے ہیں۔ مزید برآں مسلمانوں کی تعداد ہر سال بڑھتی جا رہی ہے
 لہذا جلد ہمدردانِ سالہ سے گزارش ہے کہ اپنے حلقہ اثر میں مجبوراً سلام کی کاپیاں فروخت کر اس کے تاکر زمِ ادب
 کچھ تو بارے سے سکدوش ہو جو حضرات اس امر میں کوشش فرمادیں گے آئندہ سال کی رپورٹ میں انکے اسماء
 گرامی کی فہرست دی جاوے گی۔
 اعترافِ زمینِ سید غلام علی احسن سکریٹری۔ ۱۰ مارچ ۱۹۸۵ء

کلام غیر طرح

رعنا - جناب شکوہ احمد صاحب اکبر آبادی
 ایک ایک امیر زندگی نے مانا، اللہ ہو گام اجل کسی کسی نے مانا
 کچھ دل میں تو فاکس ہیں ہاں خلیفہ اللہ کو اللہ بھی نے مانا
 جب راہ میر جاوہر تسلیم ہوئے محمد عالم کے لئے قابل تعظیم ہوئے
 نکلا نہ دو عالم میں جو ثانی انکا بات اور بڑھی احمد بے بیم ہوئے
 دنیا میں لقب حاصل اسلام ہوا علی حق سے آغاز حق پہ انجام ہوا
 ادنیٰ پہ یہ شفقت کہ علی کہلائے اعلیٰ سے یسبب کہ علی نام ہوا
 بندے کی خدائے ازل سے باتیں قرآن الہام کے پڑے میں کسی کی باتیں
 اسلام نے جمع کر لیا ہے آن کو قرآن ہے اللہ و نبی کی باتیں
 معلوم بنی کو ہے حقیقت کیا ہے نبوت کیا اس کے منازل ہیں راغت کیا ہے
 دنیا کہتی ہے صرف عینا میری اللہ سمجھتا ہے رسالت کیا ہے
 اللہ دل حق آشنا دنیا ہے امت پر دے وہی آنکھوں کا ٹھکانا ہے
 یہ عمل و عمل سے نہیں ہوتی حاصل ملتی ہے امانت جو خدا دیتا ہے
 کریم سے کہیں بلند رتبہ چاہا یا فاطمہ بابا سلطان انبیا پایا
 بیٹے حسین سے علی سا شہر اللہ سے فاطمہ نے کیا کیا پایا
 پیدا جو یہ زکریا کا گل اندام ہوا حسن مسرور دل باقی اسلام ہوا
 صورت کھنی نبی کی اور علی کے تہود نضا حسن سراپا تو حسن نام ہوا

کہوں ہوں ہر اہل درد و دنیا کی حسین حسین واجب ہے مسلمان پر تو لاؤ حسین
 جب آتا ہے آفاق میں روزِ عاشور ہر ذرے سے آتی ہے صلا کی حسین
 لاکھوں شہ شہر قین کھنے والے دیگر اسلام کا یزید عین کھنے والے
 قاتل کا ملیگا نام کیوانہ کوئی موجود ہیں یا حسین کھنے والے
 آفاق میں ایسا کوئی رہبر نہ ہوا دیگر راضی کوئی یوں اسکی رضا پر نہ ہوا
 شبیر نے ایک دن میں جو صبر کیا ایوب کو عمر بھر میسر نہ ہوا
 یہ باعثِ لطف و کرمِ عام ہے دیگر اک روز میں اسلام کے سب کام ہوتے
 باقی نہ رہی جان تن اسلام میں جب سر دے کے حسین جان اسلام بنے
 دل ہے بیتاب چشمِ خم ہے اتناک دیگر ماتم غم دنیا میں بیشِ دم ہے اتناک
 رکھی جاتی ہے ہر محرم میں بیل شہرِ قہر کی پیاس کا غم ہے اتناک
 میت کے لئے کیا کد کاوش ہوئی دیگر کیا کیا نہ کیا کونسی کوشش نہ ہوئی
 والہ حسین غم باللہ حسین و دیکوہ و قار تھا کہ جنت نہ ہوئی
 گونگ فلک حد سے زیادہ بدلا دیگر حق کی منزل نہ غم کا جاوہ بدلا
 شبیر بدل گیا زمانہ تجھ سے تو نے نہ مگر اپنا ارادہ بدلا
 دیکھا جو یہ زورِ ناتواں کانپ گئے دیگر تھرائی زمیں آسمان کانپ گئے
 شبیر نے کہ بلا میں عاشقہ رستے دن وہ صبر کیا کہ دو جہاں کانپ گئے
 ایمان کا اہل شام میں نام نہ تھا دیگر قرآن سے لیاوت کے سوا کام نہ تھا
 وہ کفر کے چہرے تھے کہ خالق کیا وہ ہوتے نہ حسین اگر تو اسلام نہ تھا
 سن کہ غم کہ بلا جگر پانی ہے دیگر اک معجزہ کمال انسانی ہے
 اللہ کو نار ہو تو کچھ دور نہیں بندوں کی یہ بے مثال قربانی ہے

اسلام کی مشکلوں کو آسانی دی دیگر ایشار کے جذبہ کو فراوانی دی
کام آئے سب جو اس بچے بڑھے

کر بلا کا جنگل ہے رات ہے اندھیرا ہے
شایموں نے کیا پایا دین سے و غاکر کے
حق کی موت کیا اکنا دیکھنا شہیدوں کو
آن کی جنگ سے عالم کر ملا میں کیا ہوگا
کیوں نہ نہیں سمجھیں ان کی خاک تربت سے
کل جیسے چمیرنے دہش پر جگہ دی تھی
کل جیسے مٹایا تھا ناشناس دینا نے
یوں تو زد پہ قاتل کے اک گلا تھا انفر کا
خوں میں ڈوب کر کشتی پار ہوگی طوفان سے
خلد کی جو حسرت ہے کر بلا چلو رعتا

ولی جناب ولی الدین صاحبِ حشقی رہیں فقیہِ مسیبری

ثبات کی ثبات محبت امام نے سلام سر دیدیا حنین علیہ السلام نے
بڑھ کر ناز خیر قاتل کے سامنے
کیا کیا ستم کئے سپاہ اہل شام نے
بڑا کیا ہے پار شہ تشہ کام نے
زندہ رہے گا تا بہ قیامت خدا رکھے
بے پردہ جا رہی ہیں سوئے شام وہیں
دیر لائے خوں میں تو بکے مکمل بنا گئے
کیا شان نا خدائی دکھائی امام نے

مینا نے است کے میکش بھڑک اٹھے
کیا ڈالے نظر شرہ والازات پر
بزم ادب کو کھیل تماشا بنا دیا
اس بادہ کش کا نام ولی جو علی ثانی
ساتی لگا دی آگ تیرے اک جام نے
لہرا ہے سقے کو تر و نسیم سامنے
متی خراب کی ہے سخن کی عوام نے
رہتا ہے روز ساغر وے جس کے سامنے

یہ سلام بعد میں آئے۔ اس لئے بے سلسلہ شائع کئے جاتے ہیں۔
باقی جناب میر باقر حسین صاحب زیدی میٹھا کا برحق پورے پینشنر
رکھا تھا سر حسین نے خجھر کے سامنے سلام یا شانِ صبر و شکر بھی داؤر شے سامنے
اللہ سے قرب و وصل رسول کریم کا
ذرات سنگ ہاتھ میں رطب السان ہوئے
بے بنی کہ کل آئے دو گنگا نشانِ فوج
تشبیہ میں بنی و علی کی یہ شان ہے
تھا اتصال بیت خدا و بقول کا
مولود کعبہ کا یہ شرف بے مثال ہے
اسلام والا سبطِ پیغمبر تھا بے گناہ
وہ آلِ مصطفیٰ تھی جو بندہ میں لاؤ تھے
خوں پیاس میں بہا کے شہیدان کہ بلا
اعدا کو تھا گماں کہ رسول خدا ہیں یہ
باقی کی التجا ہے یہ رب کریم سے
باقی جناب حکیم سید باقر علی صاحب ساکن گدیہ حکیم صاحب اگرہ
کیا تیغ کی بسا کا ہے امیر کے سامنے آئینہ لا رہے ہیں سکندر کے سامنے

جاتی نہیں ہے پیشِ تقدیر کے سامنے
 کھینچا جو ذوالفقار کو شہر نے پیام سے
 لغزہ کیا جو آ کے یزیدی سپاہ میں
 پکڑے ہوئے ہمارے تھے اونٹوں کی راہیں
 باطل سے دہ کے زیست میں یا راہ حق میں
 حجت تمام کرنے کو پانی کی چاہ تھی
 دل میں رہی چھپائی ہوئی کینہ و نفاق
 نانا کا کلمہ لب پر یہ لڑا سہ پہر ستم
 اکبر جو رن میں لے کر کائی سی بھٹ گئی
 باقر کروں گا شکوہ بیدار اور زگار
 خیمہ خباب سید الیاس جھک رہا تھا
 ایک ایک ہوئے سارے شہید و فدا ہوئے
 اللہ سے یہ شوق شہادت حین کا
 فکر بقائے امت عاصی تو دیکھئے
 نقر آ رہا تھا لشکر کفہ ر خون سے
 معصوم بشر خوار کی وہ آہ شکنجی
 کے کہ شہید آل محمد کو نابکار
 کیا حشر ہو گا جانے لعینوں کا روزِ حشر
 لئے کاش یہ دعا میری مقبول ہو شجر
 رقصی۔ خباب مثنوی رضی اللہ عنہما
 ہر ذکر کر بلا کا منہ احقر کے سامنے

بھائی ہو قتل ہائے برادر کے سامنے
 ٹہری سپاہ شام نہ سرد کے سامنے
 آیا نہ پھر شفیق کوئی اکبر کے سامنے
 نیزوں پہ سر تھے غالب مصطر کے سامنے
 بے راہ صاف سبطِ پیغمبر کے سامنے
 کیا تھی ذات ساقی کوثر کے سامنے
 کچھ کر کے لعین نہ حیدر کے سامنے
 کس منہ سے جائیں گے یہ پیغمبر کے سامنے
 ظلمت کو تاب کیا مہ نور کے سامنے
 پیچوں گا جب میں سبطِ پیغمبر کے سامنے
 خیمہ خباب خیمہ خرابادی
 آں تک نہ کی گئی تھی خیر کے سامنے
 بے خوف ہو کے جاتی تھی لشکر کے سامنے
 سر رکھ دیا حین نے خیر کے سامنے
 آتا نہ تھا کوئی علی اکبر کے سامنے
 پیا سار ٹپ رہا تھا چادر کے سامنے
 جائیں گے کیا وہ دادِ محشر کے سامنے
 جائیں گے جب کہ دادِ محشر کے سامنے
 لڑے بڑھوں یہ روئے اہل کے سامنے
 خیمہ خباب خیمہ خرابادی
 بنتا ہے کوہ غم دل مصطر کے سامنے

اصغر کی لاش ہاتھوں پر اٹھوئیں اشک غم
سردار کائنات نے چوما جو لاکھ بار
اُس دور میں جو ہوتا مقابل علی کے ہر
جب جلاں لے رہی مررتیہ ہوا بلند
کریم - جناب شیخ عبدالکریم صاحب رو
ایسی تھی فوج اشقیا سردار کے سامنے
مدارج اہلبیت ہوں اور د اصف بنی
افسوس العطش کی مہر اہلبیت میں
نکلے جو جان تو دیکھ کے گندہ حین کا
گردن اٹھائی نذر کو گودی میں شاہ کی
للہ کر بلا میں بلا لیجئے حسین
ملک - جناب مرزا محمد ذکریا صاحب خلیفہ
درباری کہتے تھے سر سردار کے سامنے
بچہ نے جلت کر دیا لشکر کے سامنے
کتاہے شہر نذر دستار کے سامنے
عباس تھے علم لشکر کے سامنے
مختصر یہ لکھ دیا کھانا پیسہ کے سامنے
تاسم کی ماں کے بین سے پتھر بھی روئے
پیسے ہیں تین روز کے دریا یہ کتنا تھا
بھاگی جو خوف سے دوپھی جا کے ابد میں
رو کا پیر سے مبر کی کیا کیا امام نے

منظر یہ تھا حسین دلاور کے سامنے
کس طرح ہاتھ بڑھتا وہ ابر کے سامنے
ہٹل کر بھی وہ مارتے غم کے سامنے
ہو قبر میری مرتد قبر کے سامنے
رو کی منادی شاہ گنج اگر تلمذ حضرت ملا اکبر آبادی
باہر خزاں ہو جیسے گل برت کے سامنے
کمدوں کا صاف دائرہ شمشیر کے سامنے
دریا بھرا ہو فوج بد اختر کے سامنے
اور قبر ہو تو روئے اظہر کے سامنے
آیا جو تیب حضرت اصغر کے سامنے
اس بیٹا اگر تم کو اس در کے سامنے
قرآن کھلا رکھا ہے سنگر کے سامنے
کڑ کی کمان جب علی اصغر کے سامنے
بھائی کے سر کو زینب مصطفیٰ کے سامنے
حیدر کھڑے تھے جگر خیر کے سامنے
سر رکھ دیا حین نے پتھر کے سامنے
لاسے حین آتش کو دار کے سامنے
شرمندہ ہوں میں بدو پیمبر کے سامنے
بھلی تڑپ کے تیغ درد پسک کے سامنے
جو وقت آئے عابد مصطفیٰ کے سامنے

منہ پھیر پھیر کر لگے رونے لعین سب
 سوکھی زباں دکھائی تو بجیہ پہ تھا، غلم
 شرمندگی حسین کو تھی اس قدر ملک
 مشتاق - جناب حاجی مشتاق احمد صاحب مراد آبادی تلیڈ جناب جوہر مراد آبادی
 جیڈر کا شیر آیا جو لشکر کے سامنے
 خود نور نانا نور شجاعت کا اس پر حق
 فرماتے تھے امام رضا بلا قضا
 کیسے جری تھے آلِ ہمت کے نوجواں
 مرد و جو شریک تھے قتلِ حسین میں
 دہشت تھی ایسی دل پہ گروہِ نرید کے
 امت کو نانا جان کی بختانے کے لئے
 یارب دعا قبول ہو مشتاق کی ضرور
 نصرت جناب امیر حسین صاحب مراد آبادی تلیڈ جناب جوہر مراد آبادی
 جب تیغ کھینچی شاہ نے لشکر کے سامنے
 اندر سے شجاعت ابنِ رسول پاک
 باذخر ان کی مثل سران کے اڑا دئے
 سیفِ غضب نے کاٹ کے سر ڈیر کر دیا
 اس ظلم پر بھی دہر سے سمجھاتے تھے حسین
 ہونے تھے ختم ان یہ شہادت کے مرتبے
 امت کی مخلصی تھی شہادت پہ منحصر
 روح الامین خلد کے میوے کھلاتے تھے

سوکھی زباں نکالی جو لشکر کے سامنے
 پانی کے بدلے سیر تھا اصغر کے سامنے
 اصغر کی لاش لائے زاد ر کے سامنے
 سیدہ پیر کئے ہوئے خنجر کے سامنے
 شرمندہ ہر تھا رخِ نور کے سامنے
 جلتی ہمیں کسی کی مقتدر کے سامنے
 ایک ایک لڑنے جاتا تھا لشکر کے سامنے
 جا بیٹے گئے کیسے دائرِ محتر کے سامنے
 آتے تھے جاں کے جوئے ڈر کے سامنے
 سر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 جاں بچھے اس کی رونہ اہلر کے سامنے
 مراد آبادی تلیڈ جناب جوہر مراد آبادی
 آیا نہ کوئی سببِ پیسہ کے سامنے
 تھی کتنی فوج ایک دلاور کے سامنے
 بڑھ کر جو آیا شاہ کے خنجر کے سامنے
 پھر لپکی ان کو کاٹ کے افسر کے سامنے
 جانا ہے تم کو حق کے پیغمبر کے سامنے
 یا بیس ہزار کیا تھے بہتر کے سامنے
 یوں سر رکھا حسین نے خنجر کے سامنے
 حنین بھوکے ہوتے جو سرور کے سامنے

درجت میں آل پاک کی نصرت رہو بلام ناظم۔
 خباب سید حیدر حسین صاحب شکار پوری تلمذ میر تقی میر مرحوم و معذور
 ذیشان ہو کون نفس سیر کے سامنے کیا قدر خار خشک گل تر کے سامنے
 شان سیلماں کیا رہے حیدر کے سامنے کیا فرد کی باط ہے دفتر کے سامنے
 برتر شرف میں کون ہو حیدر کے سامنے کیا ذرہ چمکے ہمسر منور کے سامنے
 اندر سے کر بلا کے گلستاں کی نو بہار فرد وں کیا ہے روضہ سرور کے سامنے
 بزم عرائس شاہ میں پایہ یہ پایا ہے کیا فاقیت ہے عرش کو مہر کے سامنے
 کرتے تھے اپنی بیٹی کی تعظیم مصطفیٰ آتی تھیں جب کہ ہر ایمبر کے سامنے
 اکبر کے غم میں کیے نہ روئیں حسین آہ بیٹا جوان مر گیا سرور کے سامنے
 عباس روئے بالی سکینہ کی پیاس پر ہو کر شہید ہوئے جو کوثر کے سامنے
 حیرت ہے مجھ کو کیوں نہ قیامت ہوئی بیا سرشہ کا کاٹا شمر لے خواہر کے سامنے
 روز ازل جو بار شہادت اٹھایا تھا سر رکھ دیا حسین نے حجر کے سامنے
 راہ خدا میں قتل کا اپنے یہ شوق تھا پیر رکھ دیا حسین نے خنجر کے سامنے
 جو ہر دکھا دے نظم کے جوہوں وہ شوق تھا ناظم ہے قدر صاحب جوہر کے سامنے

آل اندیا مسلمہ

آئندہ سال ۱۳۶۱ھ میں واقعہ کربلا کو پورے ۱۳۰۰ سال ہو جاویں گے۔ اس ۱۳۰۰ سال یادگار کے سلسلہ میں منجانب بزم ادب شاہ گنج آگرہ اس سالانہ مسالہ کو آل اندیا مسلمہ کیا جاوے گا اور شاہ شیر شہزادہ کی شرکت کا انتظام کیا جاوے گا۔ امید ہے کہ ہمدردان ۱۳۰۰ سالہ یادگار و مسالہ اس کو کامیاب بناواں۔
 بین خاص دلچسپی کا اظہار فرما کر ابھی سے اس کے انتظام و انصرام شروع فرما دیں گے لہذا بنیاد و دالے حضرات اس سالہ کے تاریخ اور وقت سرکاری سے دریافت فرما سکتے ہیں۔

اختر زمن، سید غلام علی احسن کٹریری، ۱۰ اپریل ۱۹۴۱ء

۱۹۱۱
ر.س

۸۹۱۵۲۴۸

DUE DATE

م. ۲۱۰

dec 1971 1915 d 1.1
C. 1.1
1.1.1

Date	No.	Date	No.
------	-----	------	-----